Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

186

یادوں کے سایے

مستا زمیرزا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

186

उर्दू संग्रह

पुस्तक का नाम आधे के साथे

लेखक मुमताज़ मिर्ज़ा

प्रकाशन वर्ष 1975

आगत संख्या 186

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ओ३म्

पुस्तक संख्या.....

पञ्जिका संख्या.....

पुस्तक पर सर्व प्रकार की निशानियां लगाना वर्जित है। कोई सज्जन पन्द्रह दिन से अधिक देर तक पुस्तक अपने पास नहीं रख सकते। अधिक देर तक रखने के लिये पुनः आज्ञा प्राप्त करनी चाहिये।

186

गुरुकुल कांगड़ी विश्वविद्यालय
कृपया पुस्तक के ऊपर कोई निशान आदि न लगायें।

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

3740

186

یادوں کے سایے

مستاز میرزا

Forwarded with compliments from the
Deptt. of Culture, Govt. of India.

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جملہ حقوق محفوظ

Forwarded with compliments from the
Deptt. of Culture, Govt. of India.

تعداد : ایک ہزار

پہلا ایڈیشن : ۱۹۷۵ء

مطبع : آئی۔ ایم۔ ایچ پریس۔ دہلی

ناشر : نیا ساہتیہ پبلی کیشنز۔ نئی دہلی

سرورق : اسلم کمال لاہور

خوش نویس : زیدی لکھنوی

قیمت : بیس روپے

NAYA SAHITYA PUBLICATIONS
G-2, Nizamuddin West New Delhi-13.

ملنے کے پتے : مکتبۂ جامعہ۔ جامعہ نگر۔ نئی دہلی

نیشنل اکاڈمی۔ ۹۔ انصاری مارکیٹ۔ دریا گنج۔ دہلی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آپا مجّی کے نام

ہمچنان مہرِ توام مونسِ جانست کہ بود
ہمچنان ذکرِ توام وردِ زبانست کہ بود

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ممتاز میرزا کی غزلیں میں نے مشاعروں اور جلسوں میں سُنی تھیں۔ چونکہ وہ اپنا کلام ترنّم سے پڑھتی ہیں اس لیے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اُن کے اشعار کی خوبی سے زیادہ اُن کے ترنّم کی خوبی دل کو متاثر کرتی ہے۔ جب میں نے اُن کی غزلوں کے مجموعے "یادوں کے سایے" کو غور سے پڑھا تو مجھے احساس ہُوا کہ وہ اس وقت اُردو زبان کے اعلا درجے کے غزل نگاروں میں ہیں۔ اچھی غزل کی پہچان یہ ہے کہ وہ سُننے میں اچھّی لگے اور پڑھنے میں بھی اچھّی لگے۔ اچھّے ڈرامے کی بھی یہی پہچان ہے۔ پڑھتے وقت ڈراما یا شاعری کے حُسن و قبح کی جانچ پرتال زیادہ موثر طور پر ممکن ہے۔ میں بلا تامّل کہہ سکتا ہوں کہ ممتاز میرزا کی غزلیں سُننے میں جیسی بھلی لگتی ہیں، پڑھنے میں اس سے کچھ زیادہ ہی بھلی لگتی ہیں۔ ان کے یہاں تغزّل اور ترنّم ہم آغوش ہیں، اسی لیے ادبی لحاظ سے ممتاز میرزا کی تخلیقی کاوش قدر افزائی کی مستحق ہے۔ ان غزلوں میں نغمگی کے علاوہ زبان و بیان کی صحت اور پاکیزگی، سلاست، روانی اور شگفتگی ہر ورق پر محسوس ہوتی ہے۔

ممتاز میرزا نے اپنے اس غزلوں کے مجموعے کا نام "یادوں کے سایے" رکھا ہے جو نہ صرف شاعرانہ ہے بلکہ ان کے کلام کی خصوصیت کی غمّازی کرتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ان کی غزلوں میں جو تحت شعوری اور جذباتی محرک کام کرتے ہیں اُن میں یادیں سب سے زیادہ شدید اور دور رس ہیں۔ ویسے اور دوسرے جذباتی محرکوں کی رنگا رنگی بھی موجود ہے، مثلاً غمِ زیست، دائمی انتظار، آرزومندی اور محرومی کا احساس۔ اگر نفسیاتی تجزیہ کیا جائے تو ان سب کا تعلق بھی تحت شعور کی بیتی ہوئی زندگی کی یادوں سے نظر آتا ہے، چاہے مبہم اور بطور اشارہ و رمز ہی کیوں نہ ہو۔ یادوں کے شعری اور جذباتی محرّک کی مثالیں ملاحظہ ہوں :

شامِ فراق، درد کی شمعیں جلائیے
پھر یادہائے رفتہ سے محفل سجائیے

شکستِ عہد پہ شرمندہ وہ ہوئے ہوں گے
کبھی جو اُن کو مری یاد آگئی ہوگی

یاد رہ جائے گی اِن لمحوں کی نشتر کی طرح
اِنھی یادوں کو لیے دُور نکل جائیں گے

تیری یادوں کے دیے جب بھی جلاتا ہے یہ دل
حُسن کچھ اور شبِ غم کا نکھر جاتا ہے

یہ کس کی یاد در آئی ہے چاندنی بن کر
یہ کس نے جُھک کے پکارا ہے بامِ ماہ سے آج

پُروائیاں سی چلنے لگیں تیری یاد کی
زخموں کے پھول کھلنے لگے تیرے نام سے

ہے کس کے دردِ فروزاں سے شمعِ دل روشن
ہے کس کی یاد سے مہکی ہوئی حیات تمام

پھر فروزاں کریں یادوں سے مہکتی راتیں
بزم پھر اُن کے تصوّر سے سجالی جائے

تمھارے دم سے ہیں تنہائیاں بھی بزمِ نشاط
تمھاری یادوں کا اک جمگھٹا سا رہتا ہے

مجھ سے لے لے کوئی یادیں میری
جی پریشان ہُوا جاتا ہے

غم اور یاد کی لطیف آمیزش ملاحظہ ہو :

ہم آج بھولے فسانے سُنا کے جی لیں گے
کوئی تو یاد دلاؤ، بڑی اُداس ہے رات

کتنی یادوں نے کیا دل پہ بیک وقت ہجوم
زخم مہکے تو کئی درد پُرانے جاگے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گزرتے رہتے ہیں نظروں سے ساری شب ممتاز ہزاروں قافلے یادوں کے سر جھکائے ہوئے

ایک پوری غزل "یاد آئے" کی ردیف میں ہے :

بھلانا جو چاہا کبھی دل نے اُن کو محبت کے لاکھوں کرم یاد آئے

وہ آغازِ اُلفت کا دن یاد آیا وہ رُکتے جھجکتے قدم یاد آئے

تمھاری نظر جب ہوئی اجنبی سی مجھے ساری دنیا کے غم یاد آئے

تمھارا سہارا لیا تھا جہاں پر رہِ غم کے وہ پیچ و خم یاد آئے

اپنی شاعری کی توجیہہ و تعبیر اس طرح کی ہے کہ تخلیقی کیف میں غم برابر کا حصہ دار بن گیا ہے :

غم حیات کی روداد تھی مگر ممتاز
سمجھ لیا اسے لوگوں نے شاعری میری

بعض جگہ ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے وہ شعر میں خود کلامی کر رہی ہوں :

شامِ غم بڑھتی گئیں تنہائیاں
ایک بُت سے گفتگو کرتے رہے

ممتاز میرزا کی غزلوں میں اُمید اور غم کی بڑی دلآویز آمیزش ملتی ہے۔ وہ عشق و محبت میں محبوب سے توقع رکھنا عاشق کی کم ظرفی خیال کرتی ہیں۔ یہ خیال جدید فرانسیسی ادب کے فنکاروں کے یہاں بھی ملتا ہے :

اک اچٹتی سی نظر، ایک تبسّم کی کرن
دلِ کم ظرف وفاؤں کا صلہ مانگے ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دل خود فریبی کو اُمید آفرینی اور کامیابی کا ذریعہ خیال کرتا ہے۔ یہ کیفیت بھی عشق کی شان ہے۔ دل جان بوجھ کر اپنے آپ کو فریبِ نظر میں مبتلا کرتا ہے اور اس کم بخت کو اسی میں مزہ ملتا ہے:

مرا عشق کامراں ہے، مرے دل کو یہ گماں ہے
مرا ذوقِ خود فریبی، مرے کام آگیا ہے

اسی مضمون کا عرفی شیرازی کا ایک بے مثل شعر ہے۔ وہ کہتا ہے اگر پیاسا، سراب سے دھوکا نہ کھائے تو یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ وہ عقلمند تھا اس لیے فریبِ نظر میں مبتلا نہیں ہُوا بلکہ یہ کہنا چاہیے کہ اس کی پیاس جھوٹی تھی۔ ورنہ پیاسے کا سراب سے دھوکا کھانا فطری امر ہے:

ز نقصِ تشنہ لبی دان بعقل خویش مناز
دِلت فریب گر از جلوۂ سراب نخورد

ایک جگہ زندگی کی پیچیدگیوں کو اُلجھے ہوئے دھاگوں کے ڈھیر سے تشبیہ دی ہے۔ تشبیہ میں جو نسوانیت ہے اس سے اس کی دل کشی اور بڑھ گئی ہے:

اُلجھے دھاگوں کا ہے اک ڈھیر یہ دنیا تیری
وہ مسائل کہ نہ حل جن کے کتابوں میں ملیں

طلب اور آرزو کی تھکن کے باوجود عاشق آگے ہی بڑھتا جاتا ہے۔ فطرت کو بھی عاشق کی بیخودی پر ترس آجاتا ہے اور وہ منزل سے اعلان کرواتی ہے کہ میں آگئی، اب تم کہاں چلے جارہے ہو۔ لیکن وہ ہے کہ اس ہمدردی اور اعلان کی طرف توجہ ہی نہیں کرتا۔ عشق کا انہماک اس شعر میں ظاہر کیا ہے:

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تھک گئے پاؤں مرے راہِ طلب میں ورنہ
ہر قدم پر مری منزل نے پکارا مجھ کو

شاعر کے سامنے گُل کی ہر پتّی ماضی کے فسانے سناتی ہے۔ اسے ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے ہر گُل کے دل میں اس کا اپنا دل دھڑک رہا ہو۔ یہ فسانے بھی بیتی ہوئی زندگی کے اوراق ہیں۔

ہر اک پتّی سُناتی ہے فسانے جیسے ماضی کے
گُلوں کے دل میں اپنا دل دھڑکتے ہم نے دیکھا ہے

خواب میں بھی بھولے ہوئے افسانے یادوں کی رنگارنگی میں ظاہر ہوئے ہیں۔

جب وقت نے دُہرائے ہیں کچھ بھولے فسانے — آئے ہیں نظر ہم کو بھی کچھ خواب پرانے
پھر دل سے مخاطب ہوئے راتوں کو اندھیرے — پھر یاد تری آئی ہے نیندوں کو اڑانے

کیفیات کو محسوسات میں بدل دینا بھی لطفِ کلام میں اضافہ کرتا اور شعر کی تاثیر کو بڑھاتا ہے۔ مثال کے طور پر یہ شعر پیش کیا جاتا ہے:

رات گنگناتی ہے، صبح مُسکراتی ہے — پھر مرے تصور میں سایہ ہائے لرزاں ہیں

مجھے پُوری توقّع ہے کہ ممتاز میرزا کی غزلوں کا یہ مجموعہ قدر کی نظر سے دیکھا جائے گا اور اُردو والے اسے ہاتھوں ہاتھ لیں گے۔ اس کی لطافت اور نغمگی ہماری زبان کے شاعرانہ ادب میں قیمتی اضافہ ہے۔

(ڈاکٹر) یوسف حسین خاں

(نومبر ۱۹۷۴ء)

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خاکِ پاک دلّی کی جانی پہچانی اور مشہور شاعرہ ممتاز میرزا صاحبہ کا مجموعۂ کلام منظرِ عام پر آرہا ہے اور میں اس تقریب سے یہ سطریں لکھنے کا ارادہ کر رہا ہوں تو مجھے وہ مختصر مگر یادگار لمحات یاد آرہے ہیں جب جناب نیاز فتح پوری ممتاز صاحبہ کے یہاں تشریف رکھتے تھے، غزل خوانی ہو رہی تھی۔ نیاز صاحب اپنی غزل سنا چکے (جس کی ردیف "آئے ہے" 'جائے ہے' تھی) تو پھر ممتاز میرزا سے فرمایش کی وہ ایک غزل کے بعد دوسری غزل کی فرمایش کیے جا رہے تھے اور ان کی آنکھوں سے آنسو بہے جا رہے تھے۔ نیاز صاحب کے متعلق میرا یہ تجربہ نیا تھا معلوم نہیں عمر نے انھیں اتنا بدل دیا تھا یا ممتاز کے شعروں اور ان کے ترنّم نے ان پر اتنا غیر معمولی اثر کیا تھا میرے خیال میں یہ دوسری وجہ ہی صحیح ہے۔

ممتاز کی زبان دلّی کی ستھری اور پاکیزہ زبان ہے۔ ان کے شعروں میں بڑا سوز اور درد ہے جو دل کے ساتھ ذہن کو بھی متاثر کرتے ہیں۔ انھیں بڑے حُسن اور فن کاری کے ساتھ اپنے احساسات اور واردات کو بیان کرنے کی قدرت ہے۔ فن تو مہارت اور محنت سے حاصل ہو سکتا ہے لیکن شخصیت کا عکس اشعار میں کس طرح آسکتا ہے اگر شخصیت ہی کسی خوبی سے عاری

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہو۔ ممتاز کے اشعار میں جو نرمی اور نزاکت ہے وہ یقیناً ان کی صنفی خصوصیات کی ودیعت ہے :

بچھڑ کے ہم سے تمھاری بھی آنکھ پرنم تھی
یونہی خیال سا اک بار بار گزرے ہے

حسرتیں دل کی مجسم نہیں ہونے پاتیں
خواب بننے نہیں پاتا کہ بکھر جاتا ہے

رات کاٹے نہیں کٹتی ہے کسی صورت سے
دن تو دنیا کے بکھیڑوں میں گزر جاتا ہے

یہ کس کی خوشبو ڈھونڈے ہے، یہ کس کا داماں مانگے ہے
دو چار گلوں کی بات نہیں، دل سارا گلستاں مانگے ہے

اس گلشنِ ہستی سے چھٹنا ممتاز نہیں آساں اتنا
ہر کانٹا دامن کھینچے ہے، ہر پھول گریباں مانگے ہے

کچھ غیر سا، کھویا ہوا، تنہا سا لگے ہے
اپنا ہے یہ دل پھر بھی پرایا سا لگے ہے

یہ مانا کہ ظالم بہت ہے مگر
ہمیں زندگی کی ادا بھا گئی

اُلجھے دھاگوں کا ہے اک ڈھیر یہ دنیا تیری
وہ مسائل کہ نہ حل جن کے کتابوں میں ملیں

کوئی کلی تو کھل کے ہنسے صحنِ باغ میں
اے دل حریفِ گردشِ دوراں کوئی تو ہو

کیا قیامت ہے کہ راہِ عشق میں ہر گام پر
منزلوں کا فاصلہ کچھ اور بڑھتا جائے ہے

الٰہی، اہلِ تمنا کی سخت جانی سے
جفائے دوست بھی شرما گئی تو کیا ہوگا

اپنا سرمایۂ حیات ہی کیا
کچھ لرزتے ہوئے سے سایے ہیں

اُردو شاعری کو جو مصیبتیں پیش آئی ہیں، ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اُردو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کے شاعروں کی اکثریت تقریباً نیم خواندہ، ناخواندہ اور غیر تربیت یافتہ ذہنوں پر مشتمل ہے۔ اس میں شاعروں سے زیادہ ہماری معاشی اور معاشرتی مجبوریوں کا بھی دخل ہے لیکن ہمارے شاعروں میں دانشمند، تعلیم یافتہ اور تربیت یافتہ ذہین افراد بھی ہیں۔ مجھے یہ کہتے ہوئے مسرت محسوس ہوتی ہے کہ ممتاز میرزا بھی ایک ذہین اور تعلیم و تربیت سے بہرہ ور شاعرہ ہیں۔ وہ ایک عرصے سے ایرانی سفارت خانہ (خانۂ فرہنگی ایران) میں فارسی کی معلّمہ، ناظم اور لائبریرین ہیں۔ انھوں نے ۱۹۶۳ء میں ایران کی وزارت اطلاعات کی دعوت پر ایران کا سفر کیا اور اپنی قابلیت کی وجہ سے ہندوستان کا نام روشن کیا۔ وہاں کے ٹیلی ویژن اور ریڈیو نے ان کے انٹرویو نشر کیے۔ مختلف انجمنوں میں ان کی تقریریں ہوئیں۔ ان کی فارسی تقریروں نے اہلِ زبان کو متحیر کر دیا اور وہاں کے اخباروں نے ان کے اعتراف میں بہت سے مضامین شایع کیے۔ ایرانی شاعر ابوالحسن ورزی نے انھیں منظوم خراجِ عقیدت پیش کیا۔ ابراہیم صہبا اور لعبت والا (خاتون شاعر) نے انھیں پوری طرح سراہا۔ سب سے پہلے نیاز فتح پوری مرحوم نے ہی "نگار" میں ان کی غزلیں شایع کی تھیں اور انھوں نے ہی ایرانی رسائل کے مضامین اور مقالات کا ان سے ترجمہ کرا کے "نگار" میں شایع کیا تھا۔ نیاز اور جوش ان کی ابتدائے شاعری ہی سے ان کی قابلیت کا اعتراف اور ان کی ہمت افزائی کرتے رہے۔ ہندو پاک کے موقر جرائد میں اُن کا کلام شایع ہوتا رہا ہے۔ وہ ۱۹۵۴ء سے آل انڈیا ریڈیو دہلی کے ڈراموں میں حصّہ لیتی رہی ہیں اور فارسی کی اناؤنسر بھی ہیں۔ انھوں نے تھوڑے ہی عرصے میں اپنے کلام اور اپنے ترنّم کے سحر سے اُردو کے شاعروں اور مشاعروں میں ایک مابہ الامتیاز مقام حاصل کر لیا ہے۔ مجھے اُمید ہے کہ ان کا کلام مقبول ہوگا اور اربابِ ذوق اور اہلِ نظر سے ہمیشہ داد و تحسین حاصل کرتا رہے گا۔

میکش اکبرآبادی

(اپریل ۷۵ء)

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بشناس مرا، حکایتی غمگینم
افسانۂ تیرہ شبِ سنگینم
تلخم، کدرم، شکستہ ام، محزونم
اے دوست، شناختی مرا؟ من اینم

(حسین منزوی)

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بے طرح آپ کی یادوں نے ستایا ہے مجھے
چاندنی راتوں نے آ آ کے رُلایا ہے مجھے

آپ سے کوئی شکایت، نہ زمانے سے گلہ
میرے حالات نے مجبور بنایا ہے مجھے

آج پھر اوج پہ ہے اپنا مقدّر شاید
آج پھر آپ نے نظروں سے گرایا ہے مجھے

اپنے، بیگانے ہوئے اور زمانہ، دشمن
بے دماغی نے مری دن یہ دِکھایا ہے مجھے

3750

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کون سے دشت میں لے آیا مجھے میرا جنوں
مڑ کے دیکھا ہے تو کچھ خوف سا آیا ہے مجھے

پھر ہوئے آج بہم جامِ گل و نغمۂ شب
پھر مرے ماضی نے ممتازؔ بُلایا ہے مجھے

یہ مانا کہ ظالم بہت ہے مگر
ہمیں زندگی کی ادا بھا گئی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہ زندگی کہ تھی اک موجِ رنگ و بو کی طرح
ترے کرم سے ہوئی سیلِ تند خو کی طرح

ترا خیال، مری زندگی کا حاصل ہے
نفس نفس میں رواں عطرِ آرزو کی طرح

مری حیاتِ پریشاں کہ جزوِ عالم ہے
بکھر گئی تری دنیا میں رنگ و بو کی طرح

غمِ حیات کی خوشبو سے کچھ مہک اٹھی
یہ زندگی، کہ ہے اک دشتِ آرزو کی طرح

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رنگ کچھ شوخ سے، تصویر میں بھر کر دیکھو
زندگی شوخ ہے، اس شوخ پہ مر کر دیکھو

ایک پل کے لیے ممتاز ٹھہر کر دیکھو
دل کی جانب بھی ذرا ایک نظر کر دیکھو

اپنی ہستی کا صنم توڑو، تو پاؤ گے نجات
ریت کے ذرّوں کی مانند بکھر کر دیکھو

کتنا پیارا ہے جہاں، کتنی حسیں ہے یہ حیات
یاس و اندوہ کے دریا سے گزر کر دیکھو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لبِ ساحل پہ تو ممتاز نہ مل پایا سکوں
سیلِ طوفانِ حوادث سے گزر کر دیکھو

صحرا صحرا گزر رہی ہے حیات
ذرّہ ذرّہ بکھر رہی ہے حیات

شعلۂ درد و آتشِ غم میں
لمحہ لمحہ نکھر رہی ہے حیات

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

زمانہ گزرا ہے طوفانِ غم اُٹھائے ہوئے
غزل کے پردے میں رودادِ دل سنائے ہوئے

ہمیں تھے جن سے گناہِ وفا ہوا سرزد
کھڑے ہیں دار کے سایے میں سر جھکائے ہوئے

ہمارے دل کے سبھی راز فاش کرتے ہیں
جُھکی جُھکی سی نظر، ہونٹ کپکپائے ہوئے

ہمارے دل کے اندھیروں کا غم نہ کر ہمدم
ہمارے دم سے یہ رستے ہیں جگمگائے ہوئے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

186

شمارِ روز و شب و ماہ کس نے رکھا ہے
ہزاروں سال ہوئے اُن کو دل میں آئے ہوئے

گزرتے رہتے ہیں نظروں سے ساری شب ممتاز
ہزاروں قافلے یادوں کے سر جھکائے ہوئے

کون کہتا ہے ہم سے پیار کرو
کوئی رشتہ تو استوار کرو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

منزلیں یوں تو کہاں ملتی ہیں، خوابوں میں ملیں
دور تک پھیلے تمنّا کے سرابوں میں ملیں

اُلجھے دھاگوں کا ہے اک ڈھیر، یہ دنیا تیری
وہ مسائل کہ نہ حل جن کے کتابوں میں ملیں

درد کی دولتِ بیدار کہاں ڈھونڈو ہو
یہ خزانے تو فقط دل کے خرابوں میں ملیں

مہر و اخلاص و وفا، دوستی و لطف و کرم
یہ وہ الفاظ ہیں جو صرف کتابوں میں ملیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

میری خوشیاں، مرا ہر درد، مرے غم ممتاز
زرد کلیوں میں ملیں، سُرخ گلابوں میں ملیں

ابھی تو ڈوب نہ پایا تھا تیری یاد کا چاند
کہ چمکا صبح کا تارا غمِ حیات لیے

ادا ادا ہے تغافل، قدم قدم محتاط
نظر نظر میں ہیں دنیائے التفات لیے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

غموں میں ڈوبی ہوئی ہے ہر اک خوشی میری
عجیب طور سے گزری ہے زندگی میری

نہ راس آیا تماشائے رنگ و بو مجھ کو
ہجومِ گل میں نظر کھو کے رہ گئی میری

ہر ایک لمحہ گزرتا ہے حادثے کی طرح
بس ایک دردِ مسلسل ہے زندگی میری

خیال و فکر نے کیا کیا صنم تراشے تھے
تمام عمر پرستش میں کٹ گئی میری

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مرا سفینۂ ہستی ہے اور موجِ بلا
تماشا دیکھتی رہتی ہے بے بسی میری

ہجومِ درد میں گم ہو گئی مری آواز
زمانے والوں نے روداد کب سُنی میری

مری حیات ادھوری رہی تمھارے بغیر
بتاؤ، تم نے بھی محسوس کی کمی میری!

چمن میں گل بھی تھے، کلیاں بھی تھیں، یہ کیا کہیے
الجھ کے رہ گئی کانٹوں میں زندگی میری

غمِ حیات کی روداد تھی، مگر ممتاز
سمجھ لیا اُسے لوگوں نے شاعری میری

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خوشیوں کے سایے کے پیچھے آخر کب تک پھرتے ہم
توڑ کے پاؤں بیچ ڈگر میں، آخر تھک کر بیٹھ رہے

سب دروازے، سارے دریچے، اک اک روزن کر کے بند
خوشیوں سے مُنہ موڑ لیا اور گھر کے اندر بیٹھ رہے

روز و شب کا حال نہ پوچھو، روز و شب تو گزرے ہیں
سورج نکلا، سورج ڈوبا، دیکھا منظر، بیٹھ رہے

شہر بھرا ہے اپنوں سے، اور پھر بھی اپنا کوئی نہیں
اکثر اپنا سایہ دیکھا، خود ہی ڈر کر بیٹھ رہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فکر و نظر بھی، جان و دل بھی، زخمی تھے اتنے ممتاز
اُٹھ کے چلے اور چل کے رکے، دو گام ہی چل کر بیٹھ رہے

تبسّم سے عاری یہ پژمردہ کلیاں
انھیں کل مگر مسکرانا پڑے گا

سُنا ہے عیادت کو وہ آ رہے ہیں
ہر اک زخم کو مسکرانا پڑے گا

چراغاں تو ممتاز ہم آج کر لیں
مگر یہ نشیمن جلانا پڑے گا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بہت دعوے کیے ہیں آگہی نے
نہیں سمجھا محبّت کو کسی نے

جبیں پر خاک کے ذرّے نہیں ہیں
ستارے چُن دیے ہیں بندگی نے

شکایت ہے انھیں بھی زندگی سے
جنھیں سب کچھ دیا ہے زندگی نے

صبا سے پوچھیے، کیا گُل کھلائے
چمن میں اُن کی آہستہ روی نے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خدا غارت کرے دستِ ستم کو
ابھی تو آنکھ کھولی تھی کلی نے

مہ و انجم کو ضَو بخشی ہے ممتاز
ہمارے آنسوؤں کی روشنی نے

تمھیں صبحِ نَو مبارک، مجھے غم نصیب شامیں
مری زندگی کا حاصل، یہی سرمئی دھندلکے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہ رنگِ وفا، لطف کے انداز تو دیکھو
انجام ابھی دور ہے، آغاز تو دیکھو

پھر جاگ اُٹھی مردہ و خوابیدہ تمنّا
اک رشکِ مسیحا کا یہ اعجاز تو دیکھو

پھر دیدہ و دل میں ہے وہی کیف کا عالم
جذب و اثرِ حسنِ فسوں ساز تو دیکھو

اک جذبۂ بے نام لیے پھرتا ہے دل کو
اس طائرِ پربستہ کی پرواز تو دیکھو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ممتازؔ، ہر احساس کو بخشا ہے نیا روپ
یہ معجزہ، عشقِ صنم ساز تو دیکھو

جس راہ سے کبھی یہ ترے بے نوا گئے
گم گشتہ منزلوں کا نشاں لوگ پا گئے

جو راز مدّتوں سے مرے دل میں دفن تھا
کچھ لوگ تیری نیم نگاہی سے پا گئے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لالہ و گل کی، بہاروں کی تمنّا کی تھی
دل نے موہوم سہاروں کی تمنّا کی تھی

خار ہی خار ہیں تا حدِّ نظر گلشن میں
اس خطا پر کہ بہاروں کی تمنّا کی تھی

زندگی راکھ کا اک ڈھیر ہے اور کچھ بھی نہیں
میں نے رقصندہ شراروں کی تمنّا کی تھی

کشتیِ زیست پھنسی آن کے طوفانوں میں
ہم نے ممتاز کناروں کی تمنّا کی تھی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہ میں نے کیا کیا کہ جفا اور بڑھ گئی
جرمِ وفا کے بعد سزا اور بڑھ گئی

گل ہائے رنگ رنگ ہیں، ان کو نہیں ثبات
چپکے سے یہ صبا نے کہا، اور بڑھ گئی

اک برقِ جاں فروز مرے آشیاں کے پاس
ٹھہری بس اک ذرا کی ذرا اور بڑھ گئی

اے ربِّ دو جہاں، تری رحمت کے میں نثار
کس جرم کی بنا پہ سزا اور بڑھ گئی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ممتاز، یوں تو بزم میں لاکھوں چراغ ہیں
آنے سے تیرے کچھ تو ضیا اور بڑھ گئی

سرودِ کہکشاں پر سرمدی نغمے سُناتا ہے
نہ جانے کون شب کی خامشی میں گنگناتا ہے
فلک سے بھیج کر ماہِ تمام اپنی شعاعوں کو
اشاروں سے مجھے تاروں کی دُنیا میں بُلاتا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بُھلانا جو چاہا کبھی دل نے اُن کو
محبّت کے لاکھوں کرم یاد آئے

وہ آغازِ اُلفت کا دن یاد آیا
وہ رُکتے جھجکتے قدم یاد آئے

مجھے دیکھ کر رنگِ رُخ کا وہ اُڑنا
تنفّس کے وہ زیر و بم یاد آئے

تمھاری نظر جب ہوئی اجنبی سی
ہمیں ساری دُنیا کے غم یاد آئے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تمھارا سہارا لیا تھا جہاں پر
رہِ غم کے وہ پیچ و خم یاد آئے

تھی ممتاز دِلّی کبھی جن کے دم سے
وہ دِلّی کے اہلِ قلم یاد آئے

کبھی حضور بھی ان وادیوں کی سیر کریں
میں کیا بتاؤں جنوں کیا ہے، آگہی کیا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دل سینے میں گھبرائے ہے، کیا جانیے کیا ہو
خوں ہو کے بہا جائے ہے، کیا جانیے کیا ہو

آتے ہی تری یاد سیہ خانۂ دل میں
بجلی سی چمک جائے ہے، کیا جانیے کیا ہو

آوارہ نظر، فکر پریشاں، دلِ غمگیں
دَم جیسے گھُٹا جائے ہے، کیا جانیے کیا ہو

انجامِ گل و لالہ پہ خوں روتی ہیں آنکھیں
گلشن میں ، ا آئے ہے، کیا جانیے کیا ہو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

افسردہ سا مہتاب ہے، سہمی سی فضائیں
شاید کہ خزاں آئے ہے، کیا جانیے کیا ہو

راہ میں دیکھو نہ ہو گردشِ ایّام کہیں
اجنبی شہر ہے، ہو جاؤ نہ بدنام کہیں

کیا پتا اپنا بتائیں، کوئی مسکن بھی تو ہو
رات گزرے ہے کہیں، صبح کہیں، شام کہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مرے نالوں میں اتنا تو اثر ہے
شبِ غم ہے مگر کچھ مختصر ہے

اُمیدیں لائے تھے، غم لے کے اُٹھے
یہ رودادِ حیاتِ مختصر ہے

نہیں ہے دور کچھ منزل ہماری
زمانہ راہ میں حائل مگر ہے

اسیروں کو رہائی مل تو جائے
مگر شرطِ شکستِ بال و پر ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وہ راہیں جن کو سُونا کر گئے وہ
اُنھی پر آج تک میری نظر ہے

جہاں تم ہو، وہاں ہیں لالہ و گل
جہاں ہم ہیں، وہاں برق و شرر ہے

بدل ڈالا ہے جس نے میرا عالم
کسی کی اک نگاہِ مختصر ہے

الٰہی خیر میرے آشیاں کی
صبا کے ساتھ پھر موجِ شرر ہے

مہ و خورشید کو سمجھا ہے منزل
خُدایا کِس قدر عاجز بشر ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لذّتِ درد فراواں ہو، ضروری تو نہیں
میرا ہر زخم نمکداں ہو، ضروری تو نہیں

چشمِ موسیٰ بھی جسے دیکھ نہ پائی سرِ طور
میری نظروں سے وہ پنہاں ہو، ضروری تو نہیں

دل ایذا طلب و خوگرِ وحشت کے لیے
اے جنوں، دشت و گریباں ہو، ضروری تو نہیں

میں نے مانا، ترے پرتو سے منوّر ہے جہاں
میرے گھر میں بھی چراغاں ہو، ضروری تو نہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کیوں شکایت کروں میں اپنے مقدّر کی ندیم
دل کے ہر درد کا درماں ہو، ضروری تو نہیں

شاید اک روز بہار آئے مرے گلشن میں
میری دنیا یوں ہی ویراں ہو، ضروری تو نہیں

نغمہ سنجانِ وطن رونقِ محفل ہوں جہاں
ان میں ممتاز غزل خواں ہو، ضروری تو نہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یادوں کے قافلے اِدھر آئے، اُدھر گئے
یہ موتیوں کے ہار گندھے اور بکھر گئے

شمعِ دلِ فسردہ کبھی جب بھڑک اُٹھی
ایواں تصوّرات کے جیسے سنور گئے

کِس دل سے اُن کو دیکھتے حیران و مضطرب
اچھّا ہوا کہ نالے مرے بے اثر گئے

دل لے کے آپ نے مری دنیا سنوار دی
بے کیف زندگی میں حسیں رنگ بھر گئے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پہلے ہی کون سی تھیں بہاریں مرے لیے
تم اور زندگی مری ویران کر گئے

وہ کیف، وہ سُرور ملا اُن کے درد میں
ممتاز عارضِ رُخِ ہستی نکھر گئے

نظروں سے گرایا ہے ہمیں آج کسی نے
پھر بھول گئے جینے کے ہم سارے قرینے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لائی بہار شوق کے ساماں نئے نئے
دنیا نئی نئی سی، دل و جاں نئے نئے

ساقی کی اک نگاہ نے بخشی حیاتِ نو
دل میں مچل گئے مرے ارماں نئے نئے

ہر آن طرزِ نو سے ستائے ہے آسماں
میرے لیے ستم کے ہیں عنواں نئے نئے

بربادیوں کا اپنے نشیمن کی غم نہیں
تعمیر ہو رہے ہیں گلستاں نئے نئے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فصلِ بہار آئی مبارک ہو اے جنوں!
دامن نئے نئے ہیں، گریباں نئے نئے

اُس چشمِ نیم باز کی وہ کم نگاہیاں
دل میں اُتر گئے مرے پیکاں نئے نئے

مسجد میں بھی فسانہ بتوں کا جنابِ شیخ
شاید ہوئے ہیں آپ مسلماں نئے نئے

ممتاز، اک چراغِ سرِ رہ گذر سہی
ہوں گے چراغ اُس سے فروزاں نئے نئے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وفا، فریبِ نظر کھا گئی تو کیا ہوگا
خلوصِ شوق پہ آنچ آگئی تو کیا ہوگا

یہ آرزو، یہ تمنّائے سادہ و رنگیں
غموں کی دھوپ میں سنولا گئی تو کیا ہوگا

یہ نو دمیدہ، یہ معصوم آرزو کی کلی
بھری بہار میں مرجھا گئی تو کیا ہوگا

الٰہی، اہلِ تمنّا کی سخت جانی سے
جفائے دوست بھی شرما گئی تو کیا ہوگا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ابھی تو ایک شرارہ ہے غنچۂ نورس
یہ آگ نشو و نما پا گئی تو کیا ہوگا

حدیثِ شوق کبھی نغمۂ جنوں بن کر
مرے لبوں پہ اگر آ گئی تو کیا ہوگا

یہ چاندنی جو عبارت ہے تیری یادوں سے
یہ چاندنی بھی جو کجلا گئی تو کیا ہوگا

میں دل کو راہِ وفا سے ہٹا تو لوں ممتاز
جبیں نشانِ قدم پا گئی تو کیا ہوگا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وہ شوخِ گل عذار چلا کس پھبن کے ساتھ
خوشبو صبا اُڑاتی چلی پیرہن کے ساتھ

کانٹے بھی منتظر ہیں گل و یاسمن کے ساتھ
کچھ سیرِ کوہ و دشت بھی سیرِ چمن کے ساتھ

مژدہ ہو اے جنوں کہ بنامِ خدائے گل
فصلِ بہار آئی ہے دار و رسن کے ساتھ

وہ بزمِ ناز دل کو جہاں کھو کے آئے ہیں
وابستہ کتنی یادیں ہیں اُس انجمن کے ساتھ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لو آج مر کے راہِ وفا سے گزر گئے
اُن کی گلی سے جاتے ہیں کس بانکپن کے ساتھ

کچھ اپنی حسرتیں ہیں، کچھ ان کی ملامتیں
ممتاز، ہم یہ لے کے چلے ہیں کفن کے ساتھ

بیتی گھڑیاں، گزرے لمحے لائیں کہاں سے
درد کے رشتے، غم کے ناتے لائیں کہاں سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

محرومیِ دوام پہ نازاں، کوئی تو ہو
اے دل، جفائے دوست کے شایاں، کوئی تو ہو

آخر کسی کو کہہ تو سکیں رفتۂ بہار
پھولوں کی طرح چاک گریباں، کوئی تو ہو

برقِ چمن کو ہم سے عداوت نہیں مگر
ایّامِ گل میں سوختہ ساماں، کوئی تو ہو

کوئی کلی تو کھل کے ہنسے صحنِ باغ میں
اے دل، حریفِ گردشِ دوراں، کوئی تو ہو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رسوائیاں، کہ دار و رسن یا درِ حبیب
ممتازؔ، اپنی زیست کا عنواں کوئی تو ہو

میں کہ اس جور و ستم کی بھی سزاوار نہ تھی
اور مانگوں تو وفاؤں کا صلا کیا مانگوں

غم ملا، رنج ملا، درد ملا، سوز ملا
شرم آتی ہے، میں اب اور بھلا کیا مانگوں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

3740

کسی کو کیا کہوں خود پر ہی اختیار نہیں
یہ حال ہے کہ تمہارا ابھی اعتبار نہیں

کہو نسیم سے، کلیاں کھلانا بند کرے
مری حیات میں گنجایشِ بہار نہیں

یہ زندگی ہے عبارت تمہاری یادوں سے
تمہاری یاد ہے وہ پھول جس میں خار نہیں

نبردِ عشق میں تنہا ہی زخم کھاتے ہیں
شریکِ درد نہیں، کوئی غم گسار نہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

عشق نے ظلم وہ ڈھایا ہے کہ جی جانے ہے
اس قدر ہم کو رلایا ہے کہ جی جانے ہے

اک نگاہِ کرم و لطف کی خاطر ہم نے
ہائے وہ رنج اُٹھایا ہے کہ جی جانے ہے

کل جو اپنے تھے وہی آج ہوئے ہیں دشمن
زخم وہ سینے پہ کھایا ہے کہ جی جانے ہے

وہ مدارات تو کیا، پرسشِ پنہاں بھی نہیں
ایسا نظروں سے گرایا ہے کہ جی جانے ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہائے اک دوست کی بیگانہ وشی نے ممتازؔ
تیر وہ دل پہ لگایا ہے کہ جی جانے ہے

اس ناشکیب دل کا مداوا کرے گا کون
اک برقِ بے پناہ کی ہو آرزو جسے

میری نگاہِ شوق کی جرأت تو دیکھنا
وہ مرکزِ نظر ہے، کہیں شعلہ رو جسے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آپ پہ ختم ہے جفا، آپ ستم شعار ہیں
پھر بھی نہ دل بھلا سکا آپ کی مہربانیاں

ترکِ تعلقات پر گرد ہے ماہ و سال کی
پھر بھی ملے ہیں جب کبھی، بننے لگیں کہانیاں

ایک تبسّمِ خفی، ایک اشارہ، ایک لفظ
حرف و صدا سے بے نیاز، ان کہی وہ کہانیاں

لفظ و بیاں ہیں دم بخود، گریہ و نالہ بے صدا
کون کرے ترے حضور، عشق کی ترجمانیاں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہر آرزو ہے تھکی تھکی سی، ہیں سارے ارماں گھُٹے گھُٹے سے
وہ دل کہ شمعیں تھیں جن میں روشن، وہ دل بھی اب ہیں بجھے بجھے سے

ہے ذہن میں کچھ مٹا مٹا سا، کہ آ کے اترے تھے قافلے سے
جہاں جبیں نے کیے تھے سجدے، نشانِ پا تھے کچھ آپ کے سے

وہ دن کہ جب آپ کی نظر نے مری وفاؤں کو آزمایا
ہزار گھڑیاں فراق کی سی، وہ چند لمحے وصال کے سے

لگاوٹوں میں وہ رنجشیں سی، بگاڑ میں وہ لگاوٹیں سی
وہ دور رہ کر بھی قربتیں سی، قریب ہو کر بھی فاصلے سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وہی تجاہل، وہی ادائیں، وہی تغافل، وہی نگاہیں
وہ اب بھی ملتے ہیں ہم سے لیکن، رُکے رُکے سے، کھنچے کھنچے سے

غمِ زمانہ سے کوئی کہہ دے، ذرا تو ٹھہرے، ذرا تو دم لے
اُبھر رہے ہیں مرے تخیّل میں نقشِ ماضی مٹے مٹے سے

دیے جلاؤ پھر آرزو کے، وہ چاند غم کا اُبھر رہا ہے
سیاہیاں بڑھ رہی ہیں ہر سُو، نشان سارے ہیں رات کے سے

وہ دامنِ شب ہُوا دریدہ، وہ چٹکیں کلیاں، وہ پھُول مہکے
شفق نے رنگیں لباس بدلے، پیام آئے بہار کے سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قیامت ہے یہ شوخیِ دلبرانہ
سخن والہانہ، نظر کافرانہ

ہلاکِ محبّت، قتیلِ زمانہ
بڑا دُکھ بھرا ہے ہمارا فسانہ

نہ پوچھو ہمیں کیا مِلا اُن کے در سے
غمِ جاودانہ، غمِ جاودانہ

کہاں کا حرم، کیسے دیر و کلیسا
جبیں کو بہت ہے ترا آستانہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کوئی تو بتائے کہ کیسے جییں ہم
تغافل قیامت، کرم قاتلانہ

گلستاں میں شورش ہے برقِ بلا کی
مرا آشیانہ، مرا آشیانہ!

وفا کو مری آزماتے ہیں ورنہ
عدو کی محبّت تو ہے اک بہانہ

الٰہی نہ اُڑ جائیں تاروں کی نیندیں
سُناتی ہے ممتاز، اپنا فسانہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بیانِ غم نہ سہی، شرحِ آرزو کیجے
کبھی تو آپ بھی ممتازؔ گفتگو کیجے

تمھارے لُطف سے اک زخمِ دل بھرا بھی تو کیا
ہزار زخم ہیں، کس کس کو اب رفو کیجے

سجائیے نئے زخموں سے بزمِ شامِ فراق
کچھ اہتمامِ چراغاں و رنگ و بو کیجے

کبھی تو ہم سے بھی تھی آپ کو کوئی نسبت
ہمارا ذکر بھی بھولے سے تو کبھو کیجے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کون جانے کہ شبِ غم کی سحر کب ہوگی
غم گساروں کو بُلاؤ کہ ذرا رات کٹے

مجھ سے ممتاز یہ بے خواب ستاروں نے کہا
کوئی افسانہ سُناؤ کہ ذرا رات کٹے

دل نے وہ رنج اٹھائے ہیں تغافل سے ترے
اب ترے لطف و مدارات سے جی ڈرتا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یاں ارزشِ فن، قدرِ ہُنر ہے کہ نہیں ہے
اے دیدہ ورو! ایسی نظر ہے کہ نہیں ہے

اِس دشتِ طلب میں ہے فقط سنگ ہی انعام
کچھ اس کی دوانوں کو خبر ہے کہ نہیں ہے

ہر صبح گلستاں میں نہیں جشنِ بہاراں
تجھ کو یہ خبر اے گلِ تر ہے کہ نہیں ہے

کچھ ہو نہ سکے اور تو اتنا ہی بتا دو
اے چارہ گرو! غم سے مفر ہے کہ نہیں ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پھولوں کو جہاں خوف نہ ہو بادِ خزاں کا
دنیا میں کوئی ایسا نگر ہے کہ نہیں ہے

مانا کہ ہر اک رات کی ہوتی ہے سحر بھی
ممتازؔ شبِ غم کی سحر ہے کہ نہیں ہے

زندگی عبارت ہے جس کے اک تبسّم سے
ہاں وہ مہرباں اپنا، وہ عدوے جاں اپنا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دردشناسا، غم کا ساتھی اس دنیا میں کوئی نہیں
کس کے آگے دکھڑے روئیں، کس سے دل کی بات کریں

سوزِ دروں کی شمعیں جلائیں، سازِ فنا کو چھیڑیں پھر
جشنِ بہاراں ہم بھی منائیں، دار و رسن کی بات کریں

پھر اُبھری اک چوٹ دبی سی، پھر زخموں کے پھول کھلے
فصلِ بہاراں آگئی لوگو، لالہ و گل کی بات کریں

کیسے جانیں کون ہے اپنا، کون یہاں بیگانہ ہے
مہر و وفا کے پیماں باندھیں، دشمن جیسی گھات کریں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اے محوِ انتظار، سحر کی دُعا نہ مانگ
کچھ درد اور مانگ خُدا سے، دوا نہ مانگ

شاہد ہے میرے جرم کی یہ ساری کائنات
مجھ سے ثبوتِ جرمِ وفا، بے وفا نہ مانگ

بے آسرے گزار بھی دے اپنی زندگی
اُن سے وفا کا ذکر ہی کیا ہے، جفا نہ مانگ

تیرے شعورِ غم پہ طلب کا ہے انحصار
میں کیا بتاؤں عشق میں کیا مانگ کیا نہ مانگ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہونا پڑے نہ حشر میں قاتل سے شرمسار
ممتازؔ جو ہُوا سو ہُوا، خوں بہا نہ مانگ

جنونِ عشق نے مرکے بھی دیکھنے نہ دیا
غمِ حیات نے ہر گام پر پکارا تھا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ایسا بھی کیا حجاب، نظر تو اُٹھائیے
اس احتیاطِ ناز کے قربان جائیے

پھولوں کا ہے جو دَور، وہ برق و شرر کا دَور
فصلِ نمو ہے، جشنِ چراغاں منائیے

بے آبرو خلوصِ وفا کو نہ کیجیے
کچھ ہو، زباں پہ حرفِ شکایت نہ لائیے

راہِ طلب میں خواہشِ منزل حرام ہے
آوارگی کو عشق کی منزل بنائیے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہے تیری جلوہ گاہ، جدھر کیجیے نظر
تیرا ہی آستاں ہے، جہاں سر جھکائیے

ظلمت کدے میں عشق کے کچھ روشنی تو ہو
غم کے چراغ، درد کی شمعیں جلائیے

روٹھی ہوئی ہے آپ سے ممتاز زندگی
اِس زندگی سے آپ بھی اب روٹھ جائیے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

عشق کو کر کے پریشاں، حُسن کیا اِترائے ہے
حُسن کو حیران و گریاں، کس سے دیکھا جائے ہے

یہ زمانہ ہم فقیروں سے حسد فرمائے ہے
دیکھیے ان کی توجّہ اور کیا دکھلائے ہے

کشتی و ساحل سے جب بیزار ہو جائے ہے دل
موج سے، گرداب سے، طوفاں سے کھیلا جائے ہے

کیا قیامت ہے کہ راہِ عشق میں ہر گام پر
منزلوں کا فاصلہ کچھ اور بڑھتا جائے ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اِس شبِ تاریک میں تنہا ہوں میں، تنہا ہوں میں
کوئی جگنو، کوئی تارا، دل بہت گھبرائے ہے

ہم تو مر رہتے کبھی کے اس قفس میں ہم صفیر
آشیاں کی یاد لیکن دل کو بہلا جائے ہے

بے رخی پر تیری اپنے دل کا عالم کیا کہوں
جس طرح شیشہ کسی پتّھر سے ٹکرا جائے ہے

لے اُڑیں ممتاز وہ نظریں سکونِ یاس بھی
اک سہارا تھا سو وہ بھی آج ٹوٹا جائے ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جنونِ سجدہ سہی، مدعا ملے نہ ملے
مری جبیں کو ترا نقشِ پا ملے نہ ملے

بہار آئے نہ آئے، صبا ملے نہ ملے
کلی کو فرصتِ نشو و نما ملے نہ ملے

ابھی تو جلتے ہیں دل میں کچھ آرزو کے چراغ
غمِ حیات کو پھر آسرا ملے نہ ملے

مژہ تک آ تو گئے ہیں مگر ان اشکوں کو
مجھے یہ ڈر ہے کہ دامن ترا ملے نہ ملے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ملا ہے درد کہ سارے جہاں کا عیش ملا
دوا کی فکر کسے ہے، دوا ملے نہ ملے

خیالِ سود و زیاں کفر ہے محبّت میں
جفائے دوست سلامت، وفا ملے نہ ملے

قدم بڑھا تو دیے ہیں بشر نے اے ممتاز
مہ و نجوم سے آگے خدا ملے نہ ملے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

موم بن جاتے ہیں دل، اشکوں میں ڈھل جاتے ہیں دل
پیار کی گرمی سے، اک پل میں پگھل جاتے ہیں دل

جب کبھی یادوں کے صحرا میں نکل جاتے ہیں دل
ریگ زاروں میں، بیاباں میں بدل جاتے ہیں دل

کیا ضروری ہے تغافل، کیا ضروری ہے جفا
ایک دزدیدہ نظر سے بھی بہل جاتے ہیں دل

لاکھ ان کو روکیے، بہلائیے، سمجھائیے
موسمِ گُل میں مگر، اکثر مچل جاتے ہیں دل

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اِن دوانوں کے لیے جی آپ کیوں میلا کریں
پَے بہ پَے کھا کر شکستیں بھی سنبھل جاتے ہیں دل

کس طرح عہدِ وفا کو بھول جاتے ہیں یہ لوگ
سوچتا ہے میرا دل، کیوں کر بدل جاتے ہیں دل

خار ہی ملتے ہیں تا حدِّ نظر ممتاز اب
آرزو کے دشت میں جب بھی نکل جاتے ہیں دل

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہم ہیں اور اک نقشِ پا ہے دوستو
اب تو سجدہ بھی روا ہے دوستو

خوگرِ رسمِ وفا ہے دوستو
دل ہزیمت آشنا ہے دوستو

اہلِ دنیا کی شکایت کیا کریں
ہم سے قسمت ہی خفا ہے دوستو

کوے دل سے کوچۂ قاتل تلک
شوق کا اک سلسلا ہے دوستو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اس چمن میں زندگی ممتاز کی
صورتِ موجِ صبا ہے دوستو

صحرائے آرزو میں نہ سایہ نہ سائبان
کس کی گھنیری چھاؤں میں اب سانس لیجیے

خانہ بدوش خوشیوں کے سایے میں جی چکے
زہرِ غمِ حیات کو چُپ چاپ پیجیے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پھر چمن میں بہار آئی ہے
پھر صبا اک پیام لائی ہے

پھر کیے ہیں چراغِ دل روشن
اک نئی بزم پھر سجائی ہے

ظلمتوں کا جہاں میں نام نہیں
شمعِ دل اس طرح جلائی ہے

ضبط کو ہاتھ سے نہ جانے دو
اشک ریزی بھی غم نمائی ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پھر بھی مایوس زندگی سے نہیں
مات گو ہر قدم پہ کھائی ہے

یہ زندگی اک لمحہ گوارا بھی نہیں ہے
اور ترکِ وفا کا ہمیں یارا بھی نہیں ہے
دم اُلجھے ہے ویرانیِ شب تو ذرا دیکھو
مہتاب کہاں کوئی ستارا بھی نہیں ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آنکھ جلوہ آشنا ہے، دل تمنّا آشنا
عشق ہے کم بخت کتنا آگہی نا آشنا

آج وہ کہتے ہیں مجھ کو بے وفا، نامِ خدا
کل تلک جو تھے وفا کے نام سے نا آشنا

مژدہ اے خارِ مغیلاں، پھر جنوں کے فیض سے
بعد مدّت کے ہوئے ہیں پاؤں صحرا آشنا

شمع، پروانہ، عدو، سب آشنائے راز ہیں
ہاں، مگر اک میں کہ اُس محفل میں ہوں نا آشنا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کیا تماشا ہے، ہوئے بیگانہ وش وہ جس قدر
میں نے اُتنا ہی زیادہ اُن کو پایا آشنا

جور کی خواہاں ہے ہر لحظہ بہ عنوانِ دگر
ہے بلائے جاں مری چشمِ تماشا آشنا

کیسی پُر رونق تھی دنیا، کتنی دل کش تھی حیات
ہائے وہ دن، جب مرا دل تھا تمنّا آشنا

ہائے یہ مایوسیاں، تنہائیاں، تاریکیاں
اک کرن اُمید کی، میں ہوں ضیا نا آشنا

ہو گئے جب خوگرِ ظلم و ستم ممتاز ہم
مائلِ لطف و کرم ہے وہ وفا نا آشنا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہم اپنا دامنِ دل تار تار کر لیں گے
کسی طرح سہی، جشنِ بہار کر لیں گے

چلے بھی آؤ تبسّم کے گل لٹاتے ہوئے
خزاں نصیب بھی جشنِ بہار کر لیں گے

بس ایک جنبشِ لب کا ہے انتظار ہمیں
شکستہ عہدِ وفا، استوار کر لیں گے

رہینِ منّتِ اغیار ہوں گے ہم نہ کبھی
تمام عمر ترا انتظار کر لیں گے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وہ ایک بار سنیں تو سہی فسانۂ دل
ہم اپنے ساتھ انھیں اشک بار کر لیں گے

ہزار بار کہو دن کو رات، رات کو دن
تمھاری بات کا ہم اعتبار کر لیں گے

غمِ حیات سے فرصت اگر ملی ممتاز
کسی کے وعدے کا بھی اعتبار کر لیں گے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تم نے کیوں آج محبّت سے پکارا مجھ کو
زندگی ہونے لگی پھر سے گوارا مجھ کو

جس طرح موج کی آغوش میں تنکا کوئی
یوں لیے جاتا ہے حالات کا دھارا مجھ کو

جان پر بن گئی اِس کشمکشِ پیہم سے
ضبط کی تاب نہ اظہار کا یارا مجھ کو

تھک گئے پانو مرے راہِ طلب میں ورنہ
ہر قدم پر مری منزل نے پکارا مجھ کو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دل کو ہے پھر ہوسِ کوچۂ قاتل، شاید
زندگی دُور سے کرتی ہے اشارا مجھ کو

مجھ کو ٹھکرا دیا دُنیا نے تو کیا غم ممتاز
مِل گیا اُن کی محبّت کا سہارا مجھ کو

قافلے والو، ذرا تیز چلو، تیز چلو
منزلیں دور ہیں اور شام ہوئی جاتی ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہمارا رازداں کوئی نہیں ہے
محبّت کی زباں کوئی نہیں ہے

ہر اک غنچہ ہے مرجھایا ہوا سا
چمن میں باغباں کوئی نہیں ہے

قفس سے چھوٹ کر جائیں کہاں ہم
ہمارا آشیاں کوئی نہیں ہے

کہاں جائیں یہ درماندہ مسافر
امیرِ کارواں کوئی نہیں ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اندھیرے راستے روکے کھڑے ہیں
چراغِ کارواں کوئی نہیں ہے

ہیں پژمردہ تری یادوں کی کلیاں
بہارِ جاوداں کوئی نہیں ہے

عبارت ہے حیات و مرگ تم سے
ہماری داستاں کوئی نہیں ہے

یہاں ہر جنس بِک جاتی ہے ممتاز
سخن کا قدرداں کوئی نہیں ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شمعِ خیالِ دوست جلائے ہوئے تو ہیں
ویرانۂ حیات بسائے ہوئے تو ہیں

بزمِ تصوّرات سجائے ہوئے تو ہیں
غم ہائے روزگار بھلائے ہوئے تو ہیں

اب اور کیا ستائے گا یہ آسماں ہمیں
اُس چشمِ فتنہ گر کے ستائے ہوئے تو ہیں

اے تلخیِ حیات، بتا اور کیا کریں
ہر نیشِ غم کو نوش بنائے ہوئے تو ہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُمید و آرزو کے ستارے تو بجھ گئے
ہاں اشک کچھ چراغ جلائے ہوئے تو ہیں

ممتاز اپنے دل پہ کریں اور جبر کیا
بارِ غمِ فراق اُٹھائے ہوئے تو ہیں

شگفتِ گل کہیں یا اک کلی کی موت کہیں
کہ جس نے دامنِ گل چیں کو لالہ زار کیا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مائلِ لطف ہیں وہ، دیکھیے کیا ہوتا ہے
درد گھٹتا ہے کہ اب اور سوا ہوتا ہے

اپنی محرومیِ قسمت کا گلہ کیا کیجے
ایک بے مہر پشیمانِ جفا ہوتا ہے

جذبۂ شوق نے مجبور کیا ہے ورنہ
خود بخود کون گرفتارِ بلا ہوتا ہے

ہائے وہ غم جسے پایانِ مسرّت کہیے
ہائے وہ درد جو خود جانِ دوا ہوتا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

میں ترا عکس ہوں اور اس کے سوا کچھ بھی نہیں
اپنے سایے سے بھلا کوئی خفا ہوتا ہے

پھر بھی ہم کر نہ سکے ترکِ محبّت ممتاز
یہ سمجھتے ہیں کہ انجام بُرا ہوتا ہے

دُور تک کوئی ستارا ہے، نہ سایہ کوئی
زندگی کون سے صحرا میں ہمیں لائی ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نالہ و شیون و ماتم ہے بپا میرے بعد
خاک اُڑاتی ہوئی پھرتی ہے صبا میرے بعد

یوں بھٹکتی ہوئی پھرتی ہے جفا میرے بعد
جیسے دُنیا میں نہیں رسمِ وفا میرے بعد

بادِ صرصر ہے، نہ طوفاں ہے، نہ ہیں برق و شرر
جیسے ہر عہدِ ستم ختم ہوا میرے بعد

رات کجلا گئی، مہتاب نے رُخ پھیر لیا
پھیکی پھیکی ہے ستاروں کی ضیا میرے بعد

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جیسے مجھ سے ہی تو تھی تیرے چمن کی زینت
پھول پژمُردہ ہیں، آوارہ صبا میرے بعد

مبارک ہو کہ اس دورِ قفس میں
نمودِ بال و پر ہونے لگی ہے

شبِ غم سازگار آئی تو ممتاز
نصیبوں سے سحر ہونے لگی ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہم اہلِ درد متاعِ اثر نہیں رکھتے
زباں پہ حرفِ شکایت مگر نہیں رکھتے

یقین مان کہ اک تیری آرزو کے سوا
سفر میں اور رفیقِ سفر نہیں رکھتے

الٰہی، وہ بھی تو رکھتے ہیں حسرتِ پرواز
جو بدنصیب ابھی بال و پر نہیں رکھتے

ہمارے پاس بھی اشکوں کی کچھ کمی تو نہیں
یہ اور بات کہ آنکھوں کو تر نہیں رکھتے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

طلب کی راہ میں اپنا یہ حال ہے ممتازؔ
سوائے شوق کوئی راہ بر نہیں رکھتے

پھر صبح کی رنگین فضا نے چھیڑا
پھر بھیگی ہوئی ٹھنڈی ہوا نے چھیڑا
پھر ٹیس نے انگڑائی سی لی سینے میں
پھر درد کو پی پی کی صدا نے چھیڑا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پھر وہی یاس، وہی گوشۂ تنہائی ہے
غم کی سوغات لیے شام چلی آئی ہے

کِھل گئے پھول سے ویرانۂ دل میں اے دوست
آئی ہے یاد تمھاری کہ بہار آئی ہے

دل کا آنا ہے بُرا، ہم نے یہ مانا واعظ
ترکِ الفت بھی مگر باعثِ رسوائی ہے

میری بربادی پہ کیوں شاد ہیں اہلِ دنیا
میں نے ممتاز ابھی مات کہاں کھائی ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سخن کی بزم سجاؤ، بڑی اُداس ہے رات
شکستہ ساز اٹھاؤ، بڑی اُداس ہے رات

چھلک نہ جائے کہیں ضبطِ غم سے پیمانہ
نہ برسو آج گھٹاؤ، بڑی اُداس ہے رات

ہم آج بھولے فسانے سُنا کے جی لیں گے
کوئی تو یاد دِلاؤ، بڑی اُداس ہے رات

سجائے بیٹھے ہو بزمِ خیال و وہم و گماں
یقیں کی شمع جلاؤ، بڑی اُداس ہے رات

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خرد تو کر نہ سکی دُور دل کے اندھیارے
دیے جنوں کے جلاؤ، بڑی اُداس ہے رات

یہ تیز و تند ہوائیں، یہ آندھیاں ممتازؔ
چمن کی خیر مناؤ، بڑی اُداس ہے رات

بچھڑ کے ہم سے، تمھاری بھی آنکھ پُرنم تھی
یوں ہی خیال سا اک بار بار گزرے ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہر درد کے، ہر غم کے طلبگار ہمیں ہیں
اِس جنسِ گرامی کے خریدار ہمیں ہیں

دنیا میں جفاؤں کے سزاوار ہمیں ہیں
ممتاز بہر حال گنہ گار ہمیں ہیں

جو عشق میں گزری ہے سو گزری ہے ہمیں پر
آوارہ و رسوا سرِ بازار ہمیں ہیں

ہر جلوۂ رنگیں کو سنوارا ہے ہمیں نے
اور لطف یہ ہے تشنۂ دیدار ہمیں ہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اب کون کرے روز نئی اُن سے شکایت
اچھّا چلو تسلیم ، جفا کار ہمیں ہیں

ممتاز جو نازاں ہیں بہت تشنہ لبی پر
کہہ دے کوئی ساقی سے، وہ مے خوار ہمیں ہیں

کتنی یادوں نے کیا دل پہ بیک وقت ہجوم
زخم مہکے تو کئی درد پُرانے جاگے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مسلکِ عشق بیاں کیا کیجے
کُفر، ایمان ہُوا جاتا ہے

مجھ سے لے لے کوئی یادیں میری
جی پریشان ہُوا جاتا ہے

باغبانوں کو خبر ہے کہ نہیں
باغ ویران ہُوا جاتا ہے

وحشتِ دل کے تصدّق ممتاز
گھر، بیابان ہُوا جاتا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سجدے کرو، خودی کو مٹاؤ اسی طرح
تم بھی کسی کے ناز اٹھاؤ مری طرح

بہلا نہ تم سے چھوٹ کے یہ دل کسی طرح
روٹھے ہوئے کو ہم نے منایا سبھی طرح

رستے کی سختیوں نے ڈرایا بہت مگر
آوارگانِ شوق نہ مانے کسی طرح

ہم سادہ لوح کیسے نہ آئیں فریب میں
چالیں چلے ہے گردشِ دوراں نئی طرح

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یادوں کے سایے ہیں نہ اُمیدوں کے ہیں دیے
ہر شے نے ساتھ چھوڑ دیا ہے تری طرح

نقشا ہی کچھ عجیب تھا دل کی بساط کا
کھائیں ہر ایک چال پہ ماتیں بُری طرح

چھٹ جائیں قیدِ زیست سے، قصّہ تمام ہو
کم بخت دل کو چین تو آئے کسی طرح

ممتاز لب پہ حرفِ شکایت نہ لائیں گے
باندھا ہے اُن سے عہدِ وفا اب نئی طرح

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آئی اِدھر نسیمِ چمن میں اُدھر گئی
کلیوں پہ گویا ایک قیامت گزر گئی

اے دوست، تیرے جورِ فراواں کا شکریہ
کچھ تو دلِ غریب کی حالت سنور گئی

دورِ نمو کہیں اِسے یا دورِ رنگ و بو
پھولوں کی رُت وہ رُت تھی کہ برباد کر گئی

اک نشترِ طلب تھا کہ دل میں اتر گیا
اک موجِ آرزو تھی کہ سر سے گزر گئی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ممتاز اس طرح سے کٹی اپنی زندگی
جیسے صبا کی موج چمن سے گزر گئی

منزلیں دُور، سر پہ رات کھڑی
کب یہ سوچا تھا زندگی کا مآل

مسئلہ بن گئی ہے ساری حیات
لمحہ لمحہ اُبھر رہے ہیں سوال

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شامِ فراق بزم سجانے کو آگئی
پھر اُن کی یاد شمع جلانے کو آگئی

اُن کے بغیر پھُول کِھلاتی تو کیا نسیم
اکثر چمن میں آگ لگانے کو آگئی

دشتِ طلب میں دل پہ جو گزری نہ پوچھیے
ٹھنڈی ہَوا تھی، نیند دِوانے کو آگئی

جب بھی کیا ہے جشنِ چراغاں بہار نے
بادِ خزاں چراغ بجھانے کو آگئی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اِس درجہ آشیاں کو خرابی سے ربط تھا
بنتے ہی ، موجِ برق جلانے کو آگئی

اُٹھ کر تمھارے در سے بھٹکتے کہاں کہاں
اچھّا ہُوا کہ موت بُلانے کو آگئی

ممتاز بزمِ شعر کہاں اور میں کہاں
اک غم کی داستان سُنانے کو آگئی

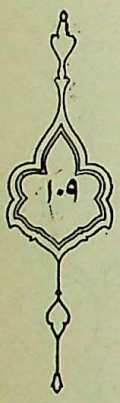

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کچھ اختیار کل تھا نہ کچھ اختیار آج
جو انتظار کل تھا وہی انتظار آج

کتنا حسین، کتنا مبارک ہے تیرا غم
دل سے بھلا دیا ہے غمِ روزگار آج

تیری گلی سے جانبِ مقتل چلے ہیں ہم
شاید قرار پائے دلِ بے قرار آج

اللہ اب تو غم کی یہ منزل بھی آگئی
بے وجہ آ رہی ہے ہنسی بار بار آج

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ترے قریب بھی دل کچھ بجھا سا رہتا ہے
غمِ فراق کا کھٹکا لگا سا رہتا ہے

نہ جانے کب نگہِ باغباں بدل جائے
ہر آن پھولوں کو دھڑکا لگا سا رہتا ہے

ہزاروں چاند ستارے نکل کے ڈوب گئے
نگر میں دل کے سدا جھٹپٹا سا رہتا ہے

تمہارے دم سے ہیں تنہائیاں بھی بزمِ نشاط
تمہاری یادوں کا اک جمگھٹا سا رہتا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وہ اک نگاہ کہ مفہوم جس کے لاکھوں ہیں
اُسی نگاہ کا اک آسرا سا رہتا ہے

تمھارے عشق نے ممتاز کر دیا دل کو
یہ سب سے مل کے بھی سب سے جُدا سا رہتا ہے

میرے تخیّلات کی دنیا پہ چھا گئے
وہ دُور ہو کے اور بھی کچھ پاس آ گئے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جُز درد کیا ہے زیست کا حاصِل ترے بغیر
سونی پڑی ہے انجمنِ دل ترے بغیر

اے دوست، رنگ و نور کی کثرت کے باوجود
بے کیفیوں میں غرق ہے محفل ترے بغیر

غم یوں تو زندگی کے بہت دل نواز ہیں
خود زندگی سے روٹھ گیا دل ترے بغیر

ہم بھی وہی ہیں، راہ گذر بھی وہی، مگر
کچھ اور دُور ہو گئی منزل ترے بغیر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قربان زندگی مری اِس ایک بات پر
کہیے تو پھر کہ "زیست ہے مشکل ترے بغیر"

پھیر لی جب نگاہ ساقی نے
لطف پھر ہم نے تشنگی کے لیے

دشت و صحرا پہ گلستاں کا گماں ہوتا ہے
پھول کھلتے ہیں، ترا ذکر جہاں ہوتا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رہبر کا نہیں ذکر کہ بے وجہ جلے ہے
ورنہ مری منزل تو مرے ساتھ چلے ہے

ہم خانہ خرابوں کا یہاں کون ہے یارب!
اک موجِ شرر ہے کہ سدا ساتھ چلے ہے

خوں ٹپکے ہے برسوں رُخِ خورشید سے ہمدم
تب سنگ کہیں لعلِ بدخشاں میں ڈھلے ہے

اب شیخ بھی راضی ہے، برہمن بھی ہے شاداں
مسجد کہیں ویراں، کہیں بت خانہ جلے ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شاید کہ بہار آئی ہے ممتاز چمن میں
پھر دور کہیں کوئی نشیمن سا جلے ہے

شمعیں جلا کے عزم و یقین و عمل کی پھر
پیمان کس نے باندھا نیا زندگی کے ساتھ

دل کو کشاں کشاں لیے جاتی ہے جستجو
کیا جانیے کہاں لیے جاتی ہے جستجو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نہیں مہرباں وہ یہ تسلیم ہے
مگر ایسے نامہرباں بھی نہیں

ترے غم نے بخشی وہ دولت مجھے
کہ اب فکرِ سود و زیاں بھی نہیں

گرے گی کہاں برق اے دوستو
مرا تو کہیں آشیاں بھی نہیں

دکھائیں کسے دل کے زخموں کے پھول
یہاں تو کوئی رازداں بھی نہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بیاباں بیاباں مری زندگی
کہاں کی بہاریں، خزاں بھی نہیں

زمانے سے ممتازؔ حرفِ وفا
مٹایوں کہ کوئی نشاں بھی نہیں

کلی کی گھات میں خزاں، تلاشِ آشیاں میں برق
بہار زرد زرد ہے، حیات ہے کفن کفن

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پلکوں پہ کچھ چراغ فروزاں ہوئے تو ہیں
اِس زندگی کے مرحلے آساں ہوئے تو ہیں

میری جبیں نے جن کو نوازا تھا کل تلک
وہ ذرّے آج مہرِ درخشاں ہوئے تو ہیں

نادم بھی ہوں گے اپنی جفاؤں پہ ایک دن
وہ کم نگاہیوں پہ پشیماں ہوئے تو ہیں

شمعِ وفا جلاتے ہیں ظلمت کدوں میں جو
وہ لوگ اس جہاں میں پریشاں ہوئے تو ہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کس موجِ خوں سے گزرے ہیں، ممتاز کیا کہیں
کہنے کو آج ہم بھی غزل خواں ہوئے تو ہیں

جہدِ ہستی کے ہم بھی قائل ہیں
ہاں، مقدّر پہ اختیار نہیں

ترے اشارے پہ آزاد، قیدِ غم سے ہوئے
گماں ہے لوگوں کو، ہم بارِ غم اُٹھا نہ سکے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سامنے جب کبھی وہ آئے ہیں
اشک پلکوں پہ تھرتھرائے ہیں

دُور پھر بھی ہوئی نہ تاریکی
دل نے لاکھوں دیے جلائے ہیں

پھر دلِ لالہ داغ داغ ہے آج
پھر صبا کے پیام آئے ہیں

پھر جنوں دربدر ہے آوارہ
پھر خرد نے فریب کھائے ہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رہ گذر ہے نہ کوئی منزل ہے
ہاں مگر منزلوں کے سایے ہیں

ہار گوندھے ہیں پھر امیدوں نے
شوق نے پھر دیے جلائے ہیں

ہم نے ٹھکرا دیے ہیں دیر و حرم
جب ترے راستے میں آئے ہیں

اپنا سرمایۂ حیات ہی کیا
کچھ لرزتے ہوئے سے سایے ہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اک خوگرِ جفا پہ جفا کم ہے دوستو
غم ہے اگر تو مجھ کو یہی غم ہے دوستو

پھر نظمِ دو جہان کا برہم ہے دوستو
کس سوچ میں خدائے دو عالم ہے دوستو

رقصِ شرر کہ خندۂ گل ہے یہ زندگی
خورشید کی کرن ہے کہ شبنم ہے دوستو

گیسوئے تار تار کو شانے کی ہے تلاش
پھر کاکلِ حیات میں اک خم ہے دوستو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پھر دیکھ کر لباسِ بہاراں کو چاک چاک
دل خوں ہوا ہے آنکھ بھی پُرنم ہے دوستو

دم گھُٹ کے رہ نہ جائے دریچے تو کھول دو
بادل گھِرے ہوئے ہیں، ہَوا کم ہے دوستو

میں اپنی ہر شکست پہ نازاں سہی، مگر
تجھ سے جفائے دوست بہت شرمسار ہوں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

3740

اوّلیں نقشِ محبت کو مٹائیں کیسے
دل کا یہ زخمِ نہاں تم کو دکھائیں کیسے

تم ہی کہہ دو کہ تمھیں دل سے بھلائیں کیسے
آرزوؤں کے صنم خانے کو ڈھائیں کیسے

اُن کو معلوم نہیں عہدِ وفا کیا شے ہے
ہم جو چاہیں بھی نبھانا تو نبھائیں کیسے

درد بڑھتا رہے، دل جلتا رہے، جلتا رہے
جو دیا تم نے جلایا ہے، بجھائیں کیسے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ایک پتّا بھی تو اب شاخِ تمنّا پہ نہیں
فصلِ گُل آئی تو ہے جشن منائیں کیسے

اُن کو اصرار ہے دیکھیں گے بہارِ گلشن
داغ ہائے دلِ ممتاز دکھائیں کیسے

کائناتِ عشق میں ممتاز ہیں
گو نظر آتے ہیں ہم ناکام سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کس کو حالِ دل سُنائیں، کس سے شرحِ غم کریں
پھر اُسی در پر چلیں، پھر سجدۂ پیہم کریں

آرزو کے ماہ و انجم بجھ گئے تو کیا ہُوا
پھر چراغِ خونِ دل سے یہ اندھیرے کم کریں

پھر کِھلائیں پھُول کچھ اُمید کے، ارمان کے
آہ کو بادِ صبا اور اشک کو شبنم کریں

کیوں کریں توہینِ غم، ہم کیوں دکھائیں زخمِ دل
اِس سے کیا حاصل کہ ساری عمر ہم ماتم کریں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُن کو زیبا ہے جفا، سہتے ہیں ان پر ظلم و جور
رہ گئی مہر و وفا ممتاز، سو وہ ہم کریں

چند لفظوں نے بدل ڈالا ہے کردارِ حیات
ہم فقط شوخیِ گفتار سمجھ بیٹھے تھے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُس کو چھوڑے نہ بنے، اُس سے نبھائے نہ بنے
یاد بھی کر نہ سکوں، دل سے بُھلائے نہ بنے

اشک آنکھوں میں، ہنسی لب پہ چُھپائے نہ بنے
وہ جو مِل جائیں تو پھر آنکھ ملائے نہ بنے

دل کو ہے اُن کے تغافل کی شکایت لیکن
حال دل کا جو وہ پوچھیں تو سُنائے نہ بنے

کون جانے ہے کہ اِن ہنستے ہوئے پھولوں کے
زخم وہ دل میں نہاں ہیں کہ دکھائے نہ بنے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کوئی مہمان سا آیا تھا، بہت دن گزرے
دل نے اک خواب دکھایا تھا، بہت دن گزرے

آؤ اب دیکھو تو ویرانیِ دل کا عالم
تم نے یہ باغ لگایا تھا، بہت دن گزرے

کیوں بجھایا مری معصوم تمنّا کا چراغ
تم نے خود ہی تو جلایا تھا، بہت دن گزرے

اب بھی پُروائی جو چلتی ہے، مہک اُٹھتا ہے
پھول جو تم نے کھلایا تھا، بہت دن گزرے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اپنا سرمایۂ ہستی وہی ٹھہرا ممتاز
غم جو سینے سے لگایا تھا، بہت دن گزرے

مرا درد نغمہ بن کے، کبھی شعر میں ڈھلا ہے
کبھی رہ گئے ہیں آنسو مری آنکھ میں مچل کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خیالِ دوست، بہت آسرا دیا تو نے
غمِ حیات کو آساں بنا دیا تو نے

تجھے خبر بھی نہیں ہے کہ کیا کیا تو نے
کسی غریب کا پھر دل دُکھا دیا تو نے

پھر آج میرے لیے اجنبی ہے تیری نظر
پھر آج میری وفا کا صِلا دیا تو نے

مری حیات کی تکمیل تیرے غم سے ہوئی
مرے فسانے کو عنوانِ نو دیا تو نے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تری وفا کا یقیں دل کو ہو تو کیوں کر ہو
ہنسی ہنسی میں بھی اکثر رُلا دیا تو نے

سبوئے غم میں مسرّت کی چاشنی بھر دی
نگاہِ ناز، مجھے پھر جِلا دیا تو نے

تمام موجۂ رنگیں، تمام شعرِ حسیں
وہ ایک بکھرا سا سایہ سمیٹ لوں کیسے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

موسمِ گل میں بھی کس کو ہے دماغِ سیرِ باغ
جانے کتنی یادیں وابستہ ہیں رنگ و بو کے ساتھ

خاطرِ ناشاد کا بھی پاس اے موجِ نسیم
دل کی دُنیا بھی نہ برہم ہو کہیں گیسو کے ساتھ

دامنِ گل تو مِلا لیکن نہ بن پایا شرار
اشکِ شبنم کو ہے کیا نسبت مرے آنسو کے ساتھ

کون چاہے ہے تباہی، کون ہے اپنا عدو
کیا کرے لیکن یہ دل اُس حُسن کے جادو کے ساتھ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شبِ تنہائی میں جب یاد تری آتی ہے
ایک برچھی سی کلیجے میں اُتر جاتی ہے

بے طرح آنکھ پھڑکتی ہے، خدا خیر کرے
بے سبب آج طبیعت مری گھبراتی ہے

اب نہ خورشیدِ تمنّا ہے، نہ ہے صبحِ امید
روح غم خانۂ تاریک میں گھبراتی ہے

اُن کی یادیں مری تسکین کو آجاتی ہیں
جب کبھی پچھلے پہر نیند اُچٹ جاتی ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آہ کو اِذنِ رسائی نہیں در تک اُن کے
لب تلک آ نہیں پاتی کہ پلٹ جاتی ہے

کوئی رستہ نظر آتا نہیں اُمّید کو جب
بے کسی میں تری یادوں سے لپٹ جاتی ہے

ہائے یہ اعتمادِ دل، ہائے یہ اعتبارِ دوست
زندگی اپنی سر بسر، بن گئی انتظارِ دوست

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دوستوں کی رنجشوں نے گردشِ ایّام نے
زندگی کو مات دے دی یورشِ آلام نے

پھر جبیں میں سجدے تڑپے، پھر نظر اُڑنے لگی
پھر کسی در نے صدا دی، پھر پکارا بام نے

پھر مرے دل سے بھلا دیں اِس جہاں کی تلخیاں
اُس تبسّم نے، تکلّم نے، نظر کے جام نے

کوئی دیوانہ، کوئی مجنوں، کوئی سودائی ہے
نام کیا کیا پائے ہیں اک کوششِ ناکام نے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اک نظر نے زندگی کے سارے کانٹے چُن لیے
گل بداماں کر دیا ہے عشقِ خوش انجام نے

نا امیدی کے اندھیروں سے ہے پھوٹی اک کرن
پھر دیے سے کچھ جلائے ہیں تمھارے نام نے

زندگی شامِ غم و صبحِ شبِ ہجر سہی
زندگی وصل کی اک رات بھی ہو سکتی ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

غم و درد کا اٹھائے ہوئے جام آگیا ہے
مہِ نَو جھجکتا ڈرتا، سرِ شام آگیا ہے

مرے لب پہ جاوبے جا ترا نام آگیا ہے
تجھے بھولنا پڑے گا، وہ مقام آگیا ہے

مرا عشق کامراں ہے، مرے دل کو یہ گماں ہے
مرا ذوقِ خود فریبی مرے کام آگیا ہے

مری جاں لرز گئی ہے، مرا دل تڑپ گیا ہے
کسی لب پہ ناگہاں جو ترا نام آگیا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

عشق میں داغ کھائے ہیں کیا کیا
دل نے صدمے اٹھائے ہیں کیا کیا

اکثر اُٹھ اُٹھ کے پچھلی راتوں کو
اشک ہم نے بہائے ہیں کیا کیا

مہرباں ہوگئی ہے جب وہ نظر
دل نے نقشے بنائے ہیں کیا کیا

خوش ہُوا بھی ہے جی عنایت سے
وہم بھی دل میں آئے ہیں کیا کیا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

غمِ اُلفت بھی، غیر بھی، تم بھی
گھر میں مہمان آئے ہیں کیا کیا

اُن کی یادوں نے دل کے آنگن میں
پھول غم کے کِھلائے ہیں کیا کیا

دل نے جب چوٹ کھائی ہے ممتازؔ!
جشن ہم نے منائے ہیں کیا کیا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شمعِ وفا ہے لرزاں لرزاں
بادِ حوادث طوفاں طوفاں

اُن کی یادوں کے سایے میں
شامِ جدائی تاباں تاباں

حُسن پشیماں اپنی جفا پر
میری وفائیں نازاں نازاں

جلوے تیرے عالم عالم
مجھ ہی سے لیکن پنہاں پنہاں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سر بہ فلک قصرِ ارماں میں
چشمِ تمنّا حیراں حیراں

یوں چھپاتے ہیں تری اُلفت کو
ہم نے کچھ جُرم کیا ہو جیسے

پھر پکارا ہے کسی نے مجھ کو
پھول کِھلنے کی صدا ہو جیسے

ناز کی دِل کی کہیں کیا ممتاز
اُن کا پیمانِ وفا ہو جیسے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہر ایک بات میں بحث و جرح کی خو کیا ہے
جب اُن کا حکم ہی ٹھہرا تو گفتگو کیا ہے

کِھلیں جو زخم تو پھولوں کی آرزو کیوں ہو
جو دل ہو خون تو پھر فصلِ رنگ و بو کیا ہے

مجالِ گریہ ہے مجھ کو نہ فرصتِ نالہ
تری نظر میں مرے غم کی آبرو کیا ہے

مرے نیاز سے قائم ہے تیرا ناز و غرور
جو میں نہیں ہوں تو پھر تُو بتا کہ تُو کیا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

منائیں آج تو پھر جشنِ چاک دامانی
جنوں کے دور میں یہ خواہشِ رفو کیا ہے

ہم ان کا عکس دکھا دیں گے اپنی آنکھوں میں
وہ ہم سے پوچھیں تو ممتاز آرزو کیا ہے

نظروں کو اپنی روکیے اغیار پا گئے
لاکھوں لگاوٹیں ہیں نگاہِ عتاب میں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تو مرے غم سے آشنا نہ سہی
مجھ پہ گزری ہے جو فسانہ سہی

تم ستم ہی کرو، وفا نہ سہی
اک نظر دل پہ قاتلانہ سہی

ہم چمن چھوڑ دیں، یہ ناممکن
برق کی زد پہ آشیانہ سہی

اِن اندھیروں سے دم اُلجھتا ہے
زخم دل ہی چراغ خانہ سہی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

محفلِ شعر و نغمہ اور ممتاز
زندہ رہنے کا اک بہانہ سہی

گلوں کو رنگ، بہاروں کو تازگی دے دو
مری حیات کے تاروں کو نغمگی دے دو

زمانے بھر کی مسرّت زمانے بھر کے لیے
مجھے تو اُجڑی ہوئی میری زندگی دے دو

تمھاری زلف کو قاتل بنا دیا جس نے
مری حیات کو اُتنی تو برہمی دے دو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہ زندگی اک لمحہ گوارا بھی نہیں ہے
اور ترکِ وفا کا ہمیں یارا بھی نہیں ہے

دم اُلجھے ہے ویرانیِ شب تو ذرا دیکھو
مہتاب کہاں، کوئی ستارا بھی نہیں ہے

کھاتے ہیں وہ ہر بات پہ قسمیں مری جاں کی
جینے کے سوا اب کوئی چارا بھی نہیں ہے

کس طور سے گزرے گی ہمیں کوئی بتائے
اب تو غمِ الفت کا سہارا بھی نہیں ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہ وفا مانگے ہے تم سے نہ جفا مانگے ہے
میری معصوم جبیں ایک خدا مانگے ہے

دل کا ہر زخم مرا داد وفا مانگے ہے
بے گناہی مری اب تم سے سزا مانگے ہے

دلِ کم بخت کو دیکھو تو یہ کیا مانگے ہے
ایک بُت سب سے الگ، سب سے جُدا مانگے ہے

اک اچٹتی سی نظر، ایک تبسّم کی کرن
دلِ کم ظرف وفاؤں کا صِلا مانگے ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہوش جاتے رہے ممتاز کے شاید لوگو!
عصرِ حاضر میں وہ جینے کی دُعا مانگے ہے

دل فقط لذّتِ دیدار کا مشتاق نہیں
درد و غم کی بھی یہاں نشو و نما رہتی ہے

زندگی کانٹوں کی اک سیج بنا دی جس نے
اُس ستم گر کے لیے لب پہ دعا رہتی ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جھلملانے لگے پلکوں پہ ستاروں کے چراغ
درد کی شمع سرِ شام جلا لی جائے

پھر فروزاں کریں یادوں سے مہکتی راتیں
بزم پھر اُن کے تصوّر سے سجا لی جائے

کس کو بخشیں یہ خزانہ، کوئی ملتا ہی نہیں
دوستو! دولتِ غم اب نہ سنبھالی جائے

خونِ دل، خونِ تمنّا کو بھی شامل کرنا
دوستو! طرحِ نشیمن کی جو ڈالی جائے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہوں گے بدنام تو کیا نام نہ ہوگا ممتاز
دل کی یہ آخری حسرت بھی نکالی جائے

کچھ غیر سا، کھویا ہُوا، تنہا سا لگے ہے
اپنا ہے یہ دل، پھر بھی پرایا سا لگے ہے

کِس کِس کے غم و درد کا اب کیجے مداوا
ہر شخص ہی حالات کا مارا سا لگے ہے

یہ زندگی اک ٹوٹی ہوئی کشتی ہے ممتاز
طوفان کی ہر موج کنارا سا لگے ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جلنے لگے چراغ ترے غم کے شام سے
شامِ فراق آئی بڑے اہتمام سے

پروائیاں سی چلنے لگیں تیری یاد کی
زخموں کے پھول کھلنے لگے تیرے نام سے

ظلمت کے ساتھ ساتھ ہے اک کاروانِ نور
کرتے ہیں انتظارِ سحر ہم تو شام سے

جرمِ وفا سے ہم کو تھا انکار کب بھلا!
خود فردِ جرم لے کے چلے اہتمام سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کیسا چلن ہے گردشِ لیل و نہار کا
شکوہ ہر ایک کو ہے غمِ روزگار کا

ٹوٹی جو آس، جل گئے پلکوں پہ سو چراغ
نکھرا کچھ اور رنگ شبِ انتظار کا

اس زندگی کی ہم سے حقیقت نہ پوچھیے
اک جبر، جس کو نام دیا اختیار کا

خوشبوئے گل بھی لائی ہے یادِ چمن کے ساتھ
احسان مجھ پہ ہے یہ نسیمِ بہار کا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہ کون آگیا مری بزمِ خیال میں
پوچھا مزاج کس نے دلِ سوگوار کا

اچھّا کیا کہ آبلہ پایانِ شوق نے
دامن گلوں سے بھر دیا ہر رہ گذار کا

دیکھو پھر آج ہو نہ کہیں خونِ اعتماد
دیکھو نہ ٹوٹ جائے فسوں اعتبار کا

ممتاز! ہو نہ جائیں مقدّر اُداسیاں
فصلِ خزاں میں خواب نہ دیکھو بہار کا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تمھاری یاد کی خوشبو سے مہکی شامِ فراق
ستارے درد کے چمکے مہِ تمام کے ساتھ

دلِ خراب کی ویرانیوں سے گھبرا کر
چراغِ زخم جلائے ہیں اہتمام کے ساتھ

کبھی تو آندھیاں چلنے لگیں خیالوں میں
کبھی چراغ جلے ہیں تمھارے نام کے ساتھ

زمانہ اپنا ہے، ہم دل کے، دل تمھارا ہے
فریب ہم نے دیے دل کو اہتمام کے ساتھ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

منزلوں کا پتا کسے معلوم
کیفیت بس غبار کی سی ہے

سانس روکے ہوئے فضا جیسے
رات یہ انتظار کی سی ہے

میری بے اعتباریِ غم میں
شان ایک اعتبار کی سی ہے

آرزو دل کی، سربسر تصویر
دامنِ تار تار کی سی ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بات اتنی ہے درد میں خوشبو
اک ستمگر کے پیار کی سی ہے

لو وہ پھر زخمِ دل کھلے ممتاز
آج پھر رُت بہار کی سی ہے

ہر نئے موڑ پہ منزل کا گماں ہوتا ہے
اس سفر کا مرے یارب! کوئی انجام بھی ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہم لاکھ بھلائے ہیں، بھلائے نہ بنے ہے
اک نقش ہے، جو دل سے مٹائے نہ بنے ہے

غیروں کی شکایت ہے، نہ اپنوں سے گلہ ہے
آنکھوں میں مگر اشک چھپائے نہ بنے ہے

یہ عشق کا کوچہ ہے قدم رکھیو سنبھل کے
آئے ہے جو اک بار تو جائے نہ بنے ہے

تم چاہو جلا دو ہمیں، تم چاہو مٹا دو
وہ دل پہ بنی ہے کہ دکھائے نہ بنے ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نازاں ہے مرا عشق بھی تعمیر پہ جس کی
پندار کا وہ بُت کدہ ڈھائے نہ بنے ہے

کیا پوچھو ہو جو بیت گئی راہِ طلب میں
ممتاز! یہ افسانہ سنائے نہ بنے ہے

غمِ حیات کی مجبوریاں، معاذ اللہ
کبھی کبھی تو انھیں بھی بھلا دیا میں نے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پردۂ ذہن سے سایہ سا گزر جاتا ہے
جیسے پل بھر کو مرا دل بھی ٹھہر جاتا ہے

تیری یادوں کے دیے جب بھی جلاتا ہے یہ دل
حسن کچھ اور شبِ غم کا نکھر جاتا ہے

حسرتیں دل کی مجسّم نہیں ہونے پاتیں
خواب بننے نہیں پاتا کہ بکھر جاتا ہے

رات بھیگے، تو اک انجان سا بے نام سا درد
چاندنی بن کے فضاؤں میں بکھر جاتا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رات کاٹے نہیں کٹتی ہے کسی صورت سے
دن تو دنیا کے بکھیڑوں میں گزر جاتا ہے

اُس کو بھی کہتے ہیں ممتاز وفا کا نغمہ
دلِ بیتاب میں گھٹ گھٹ کے جو مر جاتا ہے

ہر سختیِ منزل سے گزرنا ہی پڑے گا
یہ دشتِ طلب ہے یہاں سایہ نہیں ملتا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دُنیا بدل گئی ہے، وہ اگلا چلن کہاں
ناز و نیازِ عشق کا اب بانکپن کہاں

وہ دن گئے کہ عام تھا تلخابِ آرزو
اگلی سی آزمایشِ کام و دہن کہاں

ہاں ہم شکستہ پا ہی سہی، در سے کیوں اٹھیں
مثلِ نسیم بھٹکیں چمن در چمن کہاں

جو تاب لا سکے نہ زمانے کی دھوپ کی
اُس کو نصیب سایۂ دار و رسن کہاں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ان کو بھلا بھی دیں تو بتائے کوئی ہمیں
دفنائیں آرزو کو کفن در کفن کہاں

اب کیا بتائیں کس کی نظر کھا گئی اسے
رعنائیِ خیال کی وہ انجمن کہاں

یوں عرصۂ حیات ہے اک انجمن تمام
ممتاز اہلِ دل کی مگر انجمن کہاں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہاں سے مجھ کو کہاں لے گئے خدا جانے
مری حیاتِ پریشاں کے چند افسانے

نہ شوقِ عرضِ تمنّا، نہ احترامِ جمال
بس اک لگن ہے، جلے جا رہے ہیں پروانے

تمام رات پروئے تھے ہار اشکوں کے
تمھارے سامنے آ کے بکھر گئے دانے

نہ فکرِ ہوش، نہ احساسِ گردشِ دوراں
دکھایا موڑ نیا پھر تری تمنا نے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہیں دل میں سیکڑوں طوفانِ آرزو ممتاز
کوئی بھلا مری فکرِ جنوں کو کیا جانے

برق بیتاب ہے گرنے کے لیے
پھر نشیمن کوئی تعمیر کرو

دوستوں سے بھی چھپاؤ ممتاز
اپنے زخموں کی نہ تشہیر کرو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بہار کلیوں کو آ کے رُلا گئی ہو گی
کچھ اور زخم دلوں کے کھِلا گئی ہو گی

ابھی ابھی کوئی گزرا تھا دل کی راہوں سے
ترا خیال نہ ہو گا، صبا گئی ہو گی

وہ اک نگاہ کہ ہے چارہ گر بھی قاتل بھی
نہ جانے کتنوں کو جینا سِکھا گئی ہو گی

یہ اشکِ یاس و الم کیوں، فضائے آخرِ شب
ہمارے درد کا قصّہ سُنا گئی ہو گی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بہار آئی تو ہوگی، ہمیں یقیں ہے، مگر
ہماری راہ سے دامن بچا گئی ہوگی

چراغ ہائے وفا، غنچہ ہائے مہر و صفا
ہوائے تندِ حوادث بجھا گئی ہوگی

شکستِ عہد پہ شرمندہ وہ ہوئے ہوں گے
کبھی جو اُن کو مری یاد آ گئی ہوگی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صورتِ شمع ترے غم میں پگھل جائیں گے
ہم تو پروانے ہیں اس بزم میں جل جائیں گے

وہی شوریدہ مزاجی، وہی آشفتہ سری
ہم نے سمجھا تھا انھیں پا کے سنبھل جائیں گے

ہم ترے ہاتھ کی ریکھا ہیں، مقدّر ہیں ترا
ہم بھلا تیرے تغافل سے بدل جائیں گے

یہ حسیں، شوخ، یہ ہنستے، یہ کھنکتے لمحے
غمِ فردا کی حرارت سے پگھل جائیں گے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یاد رہ جائے گی ان لمحوں کی نشتر کی طرح
اِنھی یادوں کو لیے دُور نکل جائیں گے

زندگی بھر یہ کھٹک ساتھ نہیں چھوڑے گی
اشک بے وجہ بھی پلکوں پہ مچل جائیں گے

ہم تو لافانی ہیں ممتاز ہمیں غم کیوں ہو
رنگ و بو، نغمہ و گل، شعر میں ڈھل جائیں گے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

3763

یہ کس کی خوشبو ڈھونڈے ہے، یہ کس کا داماں مانگے ہے
دو چار گلوں کی بات نہیں، دل سارا گلستاں مانگے ہے

ہر آبلہ نشتر چاہے ہے، ہر زخم نمکداں مانگے ہے
یہ عشق وفا پیشہ اُن سے بیدادِ خراواں مانگے ہے

ہو مہر و وفا کی ایک کرن یا جلتے دیے کچھ اشکوں کے
یہ تیرہ نصیبی، تیرہ شبی، اک شمعِ فروزاں مانگے ہے

پھر ناخنِ غم بڑھ آئے ہیں، پھر سر میں ہے سودا صحرا کا
یہ شوقِ نمو، یہ ذوقِ جنوں، پھر فصلِ بہاراں مانگے ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اے دل، جب غم راس آ ہی گیا، پھر منّتِ چارہ سازاں کیا
اب درد ہی عینِ درماں ہے، کیوں درد کا درماں مانگے ہے

یہ لطف و کرم، یہ قول و قسم، پیمانِ وفا سے کیا حاصل
اب کس کی تمنّا ہے اے دل، کیوں موت کے ساماں مانگے ہے

وہ کیف میں ڈوبے شام و سحر، وہ خلد نظارہ ہر منظر
وہ گزرا زمانہ، بیتے دن، کیا کیا دلِ ناداں مانگے ہے

اس گلشنِ ہستی سے چھٹنا، ممتاز نہیں آساں اتنا
ہر کانٹا دامن کھینچے ہے، ہر پھول گریباں مانگے ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نظروں میں بھرا سنسار سہی، دل ایک تجھی کو جانے ہے
اپنی بھی نہیں اس کو پروا، یوں کہنا تیرا مانے ہے

ہم آپ ہی کے کہلائے ہیں، اور آپ سے دنیا جانے ہے
ورنہ اس میلے میں ہم کو، یوں کون بھلا پہچانے ہے

کیوں غم کے پھول کھلاتا ہے، کیوں درد کے دیپ جلاتا ہے
کیوں گیت برہ کے گاتا ہے، کیسی یہ روش دیوانے ہے

یہ کون بسا ہے آنکھوں میں، یہ کس کا سودا سر میں ہے
یہ کس کو پانے کی خاطر دل خاک جہاں کی چھانے ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مجبور سہی، مظلوم سہی، دل نازاں بھی مغرور بھی ہے
جو در پہ تمھارے جُھک نہ سکا، کب اور کسی کو مانے ہے

ممتاز بہت یاد آتے ہیں، اشعار فراقِ خوش گو کے
"دل بھیگی بھیگی راتوں میں، جب غم کی چادر تانے ہے"

ہے کس کے دردِ فروزاں سے شمعِ دل روشن
ہے کس کی یاد سے مہکی ہوئی حیات تمام

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

محرومیوں کے دشت میں تنہا دکھائی دے
دل آرزوے رفتہ کا سایا دکھائی دے

وہ تیرگی ہے، اپنا، پرایا دکھائی دے
کوئی دیا جلاؤ کہ چہرا دکھائی دے

ہے صورتِ غبار پریشاں یہ زندگی
منزل دکھائی دے ہے نہ رستا دکھائی دے

ہاں میں تو سوگوار سہی، ان کے ہجر میں
کیوں چاند غم زدہ سا، اکیلا دکھائی دے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تیرے خیال سے مری راتیں ہیں چاندنی
دن سانولا سلونا سنہرا دکھائی دے

منزل ہے دور، آبلہ پائی سے ہیں نڈھال
اس تیز دھوپ میں کوئی سایا دکھائی دے

کس میکدے میں کھینچ کے لے آئی زندگی
ہر ایک رند، صدیوں کا پیاسا دکھائی دے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جب وقت نے دہرائے ہیں کچھ بھولے فسانے
آئے ہیں نظر ہم کو بھی کچھ خواب پرانے

بکھرائے ہیں تنکے کبھی ممتاز، ہوا نے
آئی ہے کبھی برق نشیمن کو جلانے

پھر دل سے مخاطب ہوئے راتوں کے اندھیرے
پھر یاد تری آئی ہے نیندوں کو اڑانے

آوارہ سہی، ہم سے ہی رنگین ہے دنیا
یہ بات کہی چپکے سے، خوشبو نے، صبا نے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جس شخص کو معلوم نہیں غم کی حقیقت
ممتاز چلی قصّۂ غم اُس کو سُنانے

یہ کس کی یاد در آئی ہے چاندنی بن کر
یہ کس نے جھک کے پکارا ہے بامِ ماہ سے آج

ہزار پھول کھلے، چمکے لاکھ ماہ و نجوم
یہ کون گزرا خیالوں کی شاہراہ سے آج

تمام زخم ہرے دل کے ہو گئے جیسے
بتاؤ دیکھا تھا تم نے یہ کس نگاہ سے آج

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہ دل متاعِ گراں ہے، ذرا سنبھل کے چلو
ہجومِ راہ زناں ہے، ذرا سنبھل کے چلو

ہر ایک برگ پہ لکھی ہے داستانِ چمن
ہر ایک غنچہ زباں ہے، ذرا سنبھل کے چلو

سلگتے ذہن، سلگتے خیال، جلتے دل
یہاں دھواں ہی دھواں ہے، ذرا سنبھل کے چلو

نہ راستوں کا تعیّن، نہ منزلوں کا وجود
جہانِ وہم و گماں ہے، ذرا سنبھل کے چلو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قدم قدم پہ صلیبیں، جگہ جگہ مقتل
یہ کیسا حشر یہاں ہے، ذرا سنبھل کے چلو

چلے تو ہو مہ و پرویں کی سمت دیوانو!
طلسمِ کاہکشاں ہے، ذرا سنبھل کے چلو

سخنوروں کی ہے محفل ذرا ادب ممتاز
"ہجومِ دیدہ وراں ہے، ذرا سنبھل کے چلو"

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

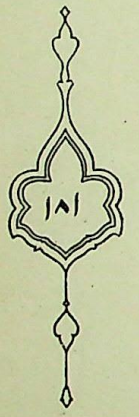

زندگی، شورش، تلاطم، اضطراب
اور محبّت، زندگی کا ایک خواب

آرزو کی تشنگی بڑھتی گئی
راہ میں ملتے گئے لاکھوں سراب

پھر تری یادوں کی چلتی ہے نسیم
پھر کھلے جاتے ہیں زخموں کے گلاب

مٹ گیا ہے اپنے بیگانے کا فرق
دوست، دشمن سب کے چہرے پر نقاب

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اپنے دل پر خود ہمیں رشک آئے ہے
درد میں بے مثل، غم میں انتخاب

پہلی سی ظلم و جور میں شدّت نہیں رہی
شاید اب اُن کو ہم سے محبّت نہیں رہی

دل بن گیا ہے میرے لیے مارِ آستیں
اب مجھ کو دوستوں کی ضرورت نہیں رہی

پھر ہے نگاہ جوہرِ شمشیرِ دوست پر
پھر گوہرِ حیات کی قیمت نہیں رہی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کلی کو سانس لیتے، پھول بنتے ہم نے دیکھا ہے
چمن میں شعلۂ گل کو بھڑکتے ہم نے دیکھا ہے

زمیں والو! مناؤ خیر پھولوں کی، بہاروں کی
فضا میں ایک شعلہ سا لپکتے ہم نے دیکھا ہے

ہر اک پتّی سُناتی ہے فسانے جیسے ماضی کے
گلوں کے دل میں اپنا دل دھڑکتے ہم نے دیکھا ہے

بُنے تھے خواب کتنے زندگی نے جن کے سایے میں
اُنھی پھولوں میں اپنے گھر کو جلتے ہم نے دیکھا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وقت کی دھوپ منڈیروں سے جو ڈھلتی جائے
صبحِ امید، شبِ غم میں بدلتی جائے

کتنے جلتے ہوئے لمحات میں ڈھلتی جائے
زندگی شمع کی مانند پگھلتی جائے

اجنبی راہوں پہ یہ زندگی چلتی جائے
گردِ ایّام مرے چہرے پہ ملتی جائے

کسی غنچے کی طرح کھِلتی ہوئی ساعتِ شوق
راحت و رنج کے مفہوم بدلتی جائے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

زخم کھلتے رہیں یادوں کے، تمناؤں کے
چاندنی، رات کے پیمانے میں ڈھلتی جائے

ہر نئے موڑ پہ ممتاز ٹھٹکتی ہے حیات
سُست قدموں سے مگر راستہ چلتی جائے

تمام عمر پرستش کے بعد اب یہ کھُلا
وہ ایک سنگ تھا جس کو کہا خُدا میں نے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

زندگی ہے آوارہ، خواب سب پریشاں ہیں
آپ کیا گریزاں ہیں، منزلیں گریزاں ہیں

برق و باد و طوفاں میں، جو دیے جلاتے ہیں
روشنی کے دیوانے، ہائے کتنے ناداں ہیں

اک ہجومِ ارماں ہے، اک ہجومِ حسرت ہے
پھر ہماری پلکوں پر اشکِ غم فروزاں ہیں

آپ سے عبارت ہے زندگی کا ہر لمحہ
داستانِ ہستی کے آپ ہی تو عنواں ہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اجنبی سی راہیں تھیں، منزلیں تھیں انجانی
ہم ہی راستہ بھولے، آپ کیوں پریشاں ہیں

رات گنگناتی ہے، صبح مسکراتی ہے
پھر مرے تصوّر میں سایہ ہائے لرزاں ہیں

کبھی صحرا، کبھی طوفاں، کبھی ساحل کی طرح
زندگی میری پریشاں ہے مرے دل کی طرح

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شامِ فراق، درد کی شمعیں جلائیے
پھر یاد ہائے رفتہ سے محفل سجائیے

دل غم سے چُور، لب پہ ہنسی، سر بلند ہو
کچھ اس طرح زمانے سے نظریں ملائیے

دنیا کو جن پہ کلیوں کے کِھلنے کا ہو گماں
ہونٹوں پہ دل کے زخموں کو ایسے سجائیے

کل دل جلا تھا، آج نشیمن بھی جل گیا
ممتاز! اب تو جشنِ چراغاں منائیے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بھولی بسری باتیں چھوڑو، بھولی بسری باتیں کیوں
سارے رشتے ٹوٹ چکے جب، درد کی پھر سوغاتیں کیوں

دل کی دنیا راز کی دنیا، جذب و جنوں کا ایک طلسم
کون بتائے پھر بھی دل نے پیہم کھائیں ماتیں کیوں

آس کے ناتے، خواب تھے آخر، ٹوٹ گئے سو ٹوٹ گئے
غم سے خالی کون یہاں ہے، اشکوں کی برساتیں کیوں

ایک پہیلی، ایک معمّا، بوجھ سکو تو بوجھو تم
جس کی قسمت چین سے سوئے، جاگیں اُس کی راتیں کیوں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور تو ہم ممتاز کریں کیا ، اکثر سوچا کرتے ہیں
اپنوں کی سی باتیں کیوں ہیں، غیروں کی سی گھاتیں کیوں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہر کلی میں مچل رہی ہے حیات
رنگ و نغمہ میں ڈھل رہی ہے حیات

قطرہ قطرہ پگھل رہی ہے حیات
رات کے ساتھ ڈھل رہی ہے حیات

خستہ تن، خستہ جان، خستہ قدم
یوں تو کہنے کو چل رہی ہے حیات

کل جو اپنے تھے، آج دشمن ہیں
رُوپ کتنے بدل رہی ہے حیات

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نین برسیں تو کچھ سکون ملے
غم کے شعلوں میں جل رہی ہے حیات

غنچے تھامے ہیں برگِ زرد کے ہاتھ
موت کے ساتھ چل رہی ہے حیات

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

عالم حیراں، حسن ہے گریاں، عشق پریشاں آج بھی ہے
لاکھوں صدیاں بیتیں لیکن، دل ہے کہ ویراں آج بھی ہے

جینے کے معیار بدل کے اونچے نیچے رستوں پر
خوشیوں کے سایے کے پیچھے، دوڑتا انساں آج بھی ہے

دولت کے بدلے میں کل بھی دین و ایماں بکتے تھے
دنیا کے بازار میں یہ شے، سب سے ارزاں آج بھی ہے

سہمی سہمی بادِ صبا ہے، زخمی زخمی لالہ و گُل
پھیکی پھیکی فصلِ بہاراں، اجڑا گلستاں آج بھی ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

. Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کیسا شکوہ، کس کی شکایت، یہ تو اپنی قسمت ہے
دنیا کی ہر ایک مسرّت، ہم سے گریزاں آج بھی ہے

لمحہ لمحہ جینا میں نے مشکل سے سیکھا ممتاز
میرا ماضی، مستقبل سے دست و گریباں آج بھی ہے

پھر جلے ہیں کچھ نشیمن، کچھ چراغ
منزلوں تک روشنی ہے دوستو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پھول جب کوئی بکھرتا ہے، تو ہنس دیتے ہیں
درد جب حد سے گزرتا ہے، تو ہنس دیتے ہیں

پردۂ ذہن پہ ماضی کے جھروکوں سے کبھی
ایک چہرہ سا اُبھرتا ہے، تو ہنس دیتے ہیں

صبح تک جلنا، پگھلنا ہے ہماری قسمت
رنگِ شب یوں جو نکھرتا ہے، تو ہنس دیتے ہیں

آگہی بھولنے دیتی نہیں ہستی کا ملال
ٹوٹ کے خواب بکھرتا ہے، تو ہنس دیتے ہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

زندگی جہدِ مسلسل ہے، ہراساں کیوں ہو
ولولہ جب کوئی مرتا ہے، تو ہنس دیتے ہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تم کو ہم دل میں بسالیں گے، تم آؤ تو سہی
ساری دنیا سے چھپالیں گے، تم آؤ تو سہی

ایک وعدہ کرو، اب ہم سے نہ بچھڑو گے کبھی
ناز ہم سارے اُٹھالیں گے، تم آؤ تو سہی

بے وفا بھی ہو، ستمگر بھی، جفا پیشہ بھی
ہم خُدا تم کو بنالیں گے، تم آؤ تو سہی

یوں تو جس سمت نظر اُٹھتی ہے، تاریکی ہے
پیار کے دیپ جلالیں گے، تم آؤ تو سہی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اختلافات بھی مٹ جائیں گے رفتہ رفتہ
جس طرح ہوگا منالیں گے، تم آؤ تو سہی

ہم نے مانا کہ مخالف ہیں زمانے والے
نیش کو نوش بنالیں گے، تم آؤ تو سہی

دل کی ویرانی سے گھبرا کے نہ مُنہ کو موڑو
بزم یہ پھر سے سجالیں گے، تم آؤ تو سہی

راہ تاریک ہے اور دور ہے منزل لیکن
درد کی شمعیں جلالیں گے، تم آؤ تو سہی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فراغ پل کو نہیں غم سے آدمی کے لیے
چمن میں ایک تبسّم نہیں کلی کے لیے

خدا کے واسطے بس اک کرن اُجالے کی
تڑپ رہے ہیں اندھیروں میں روشنی کے لیے

ہر ایک لمحہ جسے کوستے گزرتا ہے
دعائیں مانگی تھیں کیا کیا نہ زندگی کے لیے

غموں کے بوجھ تلے، زندگی کے صحرا میں
تمام عمر ترستے رہے خوشی کے لیے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہمارے ہاتھ میں اب بھی ہے پھول کی صورت
وہ ایک سنگ اُٹھایا تھا جو کسی کے لیے

گزر کے آئے ہیں سیلابِ خوں سے ہم ممتازؔ
ہر اک قدم پہ صلیبیں تھیں زندگی کے لیے

شامِ غم بڑھتی گئیں تنہائیاں
ایک بُت سے گفتگو کرتے رہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یوں تو کہتے ہیں سب مجھے ممتاز
"میں ہوں اپنی شکست کی آواز"

میرے افکار سے، تخیّل سے
چھین لی کس نے طاقتِ پرواز

میرا دل جیسے میرا دل نہ رہا
اجنبی ہو گئی مری آواز

چشم محروم ہے بصارت سے
اُڑ گئی لب سے جیسے ہر آواز

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

3740

تار سب زندگی کے ٹوٹ چکے
کوئی نغمہ ہے اب نہ کوئی ساز

آج بھی دل کو جیسے چھوتی ہے
گنبدِ وقت میں تری آواز

ساعتوں میں ہے لطف صدیوں کا
اے غمِ ہجر، تیری عمر دراز

تشنگی خود ہے تشنگی کی دلیل
میکشی خود ہے میکشی کا جواز

تم کو ممتاز سازگار آئے
غم کی دولت، شکست کا اعزاز

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

Gurukul Kangri Library

Accession
Class no.
Call no.
Tag etc
Checked
Any Other

Entered in Database

Signature with Date

Forwarded with compliments from the
Deptt. of Culture, Govt. of India.

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar